مفتاح العلوم

یعنی

رسالہ علم منطق

جسکو جناب مرزا محمد علی بیگ صاحب افسار وکیل عدالت العالیہ ہائی کورٹ

ممالک مغربی و شمالی نے بنظر استفادہ عام کے زبان اردو مین

تالیف فرمایا

بتوجہ بابو جمنا داس بسواس وکیل عدالت آگرہ کے

مطبع اندو پرکاش آگرہ واقع پنی گلی مین

طبع ہوا

قیمت فیجلد ۵ ر ۶ پائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ خدمت ناظرین مین عرض یہہ ہے کہ اس نسخہ مین اکثر مسائل علم منطق تہذیب
اور شرح تہذیب و قطبی سے اخذ کرکے زبان اردو مین لکھے ہین اگر کوئی خطا واقع
ہوئی ہو تو امید ہے کہ اوسکی اصلاح اور حقیر کے قصور کو معاف فرمائین ٭

مقدمہ

منطق اوس قاعدہ کلی کو کہتے ہین کہ جسپر عمل کرنے سے انسان کی فکر مین خطا واقع نہین ہوتی
اور موضوع علم منطق معلوم تصوری یا تصدیقی ہے جو موصل ہو مجہول تصوری یا تصدیقی
کیطرف معلوم تصوری اوس علم بلا حکم کو کہتے ہین کہ جس سے کسی دوسری مجہول شئی کا علم بلا حکم
حاصل ہوجاے اور مراد بلا حکم سے یہہ ہے کہ اوسمین کسی شئی کی نسبت کسیطرحکا حکم درباب ثبوت
یا نفی کسی چیز کے نکیا جاے مثلاً حیوان اور ناطق کے جان لینے سے جو معلوم تصوری ہے انسان کا
علم حاصل ہوتا ہے اور اس بات کے علم سے کہ عالم متغیر ہے اور کل متغیر حادث ہے یعنی اس معلوم
تصدیقی سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم حادث ہے یعنی حکم حدوث کا عالم سے متعلق کیا گیا ہے ٭

قول شارح

معلوم تصوری کو جو موصل ہو مجہول تصوری کی طرف قول شارح کہتے ہین ٭

حجت

معلوم تصدیقی کو جو موصل ہو مجہول تصدیقی کی طرف حجت کہتے ہین ٭

تعریف تصور و تصدیق و تقسیم اونکی

ذہن انسان مین کہ جسکو قوت مدرکہ کہتے ہین کل صورت اشیاء محسوسات و معقولات ایسی منقش ہوجاتی ہین کہ جیسے آئینہ مین صور محسوسات کا عکس پڑتا ہے محسوسات اونکو کہتے ہین کہ جو حواس پنجگانہ یعنی باصرہ و سامعہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ سے معلوم ہون اور معقولات وہ ہین کہ جو ان سے معلوم نہوسکین مگر صرف بواسطہ قوت مدرکہ یہی حصول صورت شے جو بواسطہ اس قوت کے ہو علم ہے پس اگر تصور کسی شے کا اسطرح پر ہو کہ اوسکے لئے کوئی اور صفت قایم نکیجاے تو اوسکو تصور فقط کہتے ہین اور اگر کوئی صفت قایم کیجاے تو اوسکو تصدیق کہتے ہین مثلاً صرف تصور ذات انسان کا تصور فقط ہے کہ جسکو تصور ساذج بھی کہتے ہین اور جب تصور اسکا ہو کہ زید قائم ہے تو یہہ تصدیق ہے تصور اور تصدیق کی دو قسمین ہین بدیہی و نظری بدیہی وہ ہے کہ جسکا علم کسی دلیل و فکر پر موقوف نہو اور نظری وہ ہے کہ جسکا جاننا دلیل و فکر پر موقوف ہو مثلاً حرارت اور برودت کے علم کے لئے کسی دلیل کی حاجت نہین ہے ہر انسان سردی و گرمی کو بے فکر و دلیل دریافت کرسکتا ہے تو یہہ تصور بدیہی ہے اور حقیقت انسان کی دریافت کرنیکے لئے فکر ضروری ہے اور دلیل کی حاجت ہے تو یہہ تصور نظری ہے اور اس امر کے جاننے کے لئے کہ آفتاب روشن ہے کسی دلیل و فکر کی حاجت نہین ہر انسان مشاہدہ کرسکتا ہے مگر اس بات کی تحقیق کے لئے کہ آفتاب زمین کے گرد پھرتا ہے حاجت فکر اور دلیل کی ہے پس اول تصدیق بدیہی ہے اور دوم تصدیق نظری +

دلالتون کی قسمین

دلیل وہ شے ہے کہ جسکے دریافت ہونے سے دوسری شے معلوم ہوجاے دلالت کی چھہ قسمین ہین اسلئے کہ دال یعنی جو شے دلالت کرتی ہے وہ لفظی ہے یا غیر لفظی اور ہر ایک یعنی

لفظی اور غیر لفظی کے تین تین قسمیں ہیں لفظی وضعی اور لفظی طبعی و لفظی عقلی و غیر لفظی وضعی و غیر لفظی طبعی و غیر لفظی عقلی اگر کسی شے کو کوئی لفظ دوسری شے کے لئے وضع کیا ہو تو دلالت اوس لفظ کی اوس شے کے سمجھنے کے لئے کہ جسکے لئے وہ وضع ہوا ہے دلالت لفظی وضعی ہے مثلاً لفظ زید کا اوس شخص کی ذات پر دلالت کرتا ہے کہ جسکا نام زید رکھا گیا ہے تو یہہ دلالت لفظ زید کی زید کے دریافت کرنیکے لئے دلالت لفظی وضعی ہے اور جب کوئی لفظ خود بخود بسبب مقتضائے طبع زبان سے صادر ہو تو دلالت اوسکی اوس شے پر کہ جسکے سبب سے وہ صادر ہوا دلالت طبعی ہے مثلاً جب کوئی درد کسیکو ہو اور اوسکے سبب سے بسبب اقتضائے طبع لفظ اُح اُح زبان سے صادر ہو تو دلالت اس لفظ کی درد پر دلالت لفظی طبعی ہے اور جب کوئی لفظ نہ بسبب وضع اور نہ بسبب اقتضاء طبع کسیکی زبان سے صادر ہوا اور وہ وجود لافظ پر یعنی جسکی زبان سے وہ لفظ صادر ہوا دلالت کرے تو یہہ دلالت لفظی عقلی ہے مثلاً لفظ دیز کا یا اور کوئی لفظ بے معنی سنائی دے اور کوئی شخص جس سے وہ صادر ہوتا ہے نظر نہ آئے تو عقلاً وہ لفظ وجود لافظ پر دلالت کرتا ہے یعنی عقل اسکو باور کرتی ہے کہ بیشک کوئی لافظ ہے کہ جس سے وہ صادر ہوتا ہے پس دلالت ایسے لفظ کی وجود لافظ پر دلالت لفظی عقلی ہے اور جب کوئی شے جسپر تعریف لفظ کی صادق نہیں آتی کسی چیز پر دلالت کرے اور وہ شے اوسی چیز کے لئے معین ہو کہ جو اوس شے سے سمجھی جاتی ہے تو دلالت اوس شے کی اوس چیز پر دلالت غیر لفظی وضعی ہے مثلاً دلالت خط اور اشارہ کی اونکی مدلولات پر یعنی اون چیزوں پر کہ جو اون سے سمجھی جاتی ہیں اور اگر ایسی شے جو دلالت کرتی ہے معین نہ کی گئی ہو مگر بسبب اقتضائے طبع کسی چیز پر دلالت کرے جیسے کہ سرعت نبض کی حرارت مزاج و تپ پر دلالت کرتی ہے تو یہہ دلالت غیر لفظی طبعی ہے

اور جب کوئی ایسی شے نہ بحسب وضع اور نہ بحسب اقتضاء طبع کسی چیز پر دلالت کرے جیسے
دہوان وجود نار پر دلالت کرتا ہے تو یہ دلالت غیر لفظی عقلی ہے اسلیئے کہ عقلاً دہوان
یہ باور ہوتا ہے کہ جہان سے دہوان نکلتا ہے وہان آگ ہے علم منطق مین فقط دلالت
لفظی وضعی داخل بحث ہے اور اِس دلالت کی تین قسمین ہین دلالت مطابقی و دلالت تضمنی
و دلالت التزامی لفظ موضوع اپنے تمام معنی پر دلالت کرے تو یہ دلالت مطابقی ہے
مثلاً لفظ انسان کا مجموع حیوان ناطق پر دلالت کرتا ہے تو یہ دلالت مطابقی ہے اور اگر
لفظ انسان دلالت کرے لفظ حیوان پر تو یہ دلالت تضمنی ہے اور اگر اوس چیز پر دلالت
کرے جو اوسکے معنی کو لازم ہے یعنی جسکا جدا ہونا عقلاً معنی سے ممکن نہین ہے تو یہ دلالت
التزامی ہے مثلاً لفظ آفتاب کا اوسکی روشنی پر جو اوسکو لازم ہے دلالت کرے تو اسکو
دلالت التزامی کہتے ہین اِس دلالت کے لیئے یہہ کچھ ضرور نہین ہے کہ وہ شے جو لازم ہے
خارج مین بھی ہو اسلیئے کہ بدون اِسکے کہ کوئی چیز خارج مین لازم ہو دلالت التزامی
ہوتی ہے مثلاً لفظ نابینا بینائی پر ہو جسے کہ موضوع لفظ نابینا کے لیئے قوت بینائی کا
ہونا ذہن مین تصور ہے بالضرورت دلالت کرتا ہے مگر نابینا کو بینائی خارج مین لازم
نہین ہے بلکہ بالفعل بینائی اوسکو حاصل نہین ٭

مفرد اور مرکب الفاظ کا بیان

جز لفظ موضوع جز معنی پر دلالت کرے اور وہ دلالت اوس لفظ سے مراد اور
مقصود بھی ہو تو وہ لفظ مرکب ہے ورا ایسا نہو تو لفظ مفرد ہے مثلاً لفظ سوار اسپ
اوس شخص پر دلالت کرتا ہے کہ جو گھوڑے پر چڑہا ہوا ور واضع نے اوسکو اسی لیئے
وضع کیا ہے کہ گھوڑے کے سوار پر دلالت کرے اور لفظ سوار و اسپ جو دو جز اِسکے ہین

علیحدہ علیحدہ بہی معنی مستقل کہتے ہین سوا اوسکو کہتے ہین جو کسی شے پر چڑہا ہوا ورآپ کھڑا ہوا ہوا اوسکو
کہتے ہین اور لفظ عبد اللہ جب کسی شخص کا نام ہو تو اوسکو لفظ مرکب کہین گے اسلئے کہ وہ اوس
معنی کے لئے وضع نہین کیا گیا کہ جو لفظ عبد واللہ کی ترکیب اضافی سے مقصود ہے وہ
صرف ایک ذات خاص کے لئے موضوع ہوا ہے کہ جسکے کسی جزر پر کوئی جزء لفظ عبد اللہ کا
دلالت نہین کرتا پس بصورت مین لفظ عبد اللہ مفرد ہے۔ لفظ مفرد کی چار قسمین ہین
ایک وہ کہ جسکے لئے جزء نہو دوسرا وہ کہ اوسکے جزء ہون مگر اوسکے معنی کے لئے اجزاء
نہون تیسرا وہ کہ جسکے لئے اجزاء ہون اور اوسکے معنی کے بھی اجزاء ہون مگر جزء لفظ کا
معنی کے جزء پر دلالت نکرتا ہو چوتھا وہ کہ اوسکے اجزاء ہون اور اوسکے معنی کے بھی
اجزاء ہون اور جزء لفظ جزء معنی پر دلالت بھی کرتا ہو مگر یہہ دلالت مقصود نہو
قسم اول کی مثال ہمزہ استفہام ہے کہ جسکا کوئی جزء نہین اور دوسرے کی مثال
لفظ اللہ کا ہے جسکے اجزاء تو ہین یعنی الف ولام وہا مگر اوسکے معنی کے اجزاء نہین ہین
یعنی وہ ایک ذات بسیط پر دلالت کرتا ہے اور تیسرے کی مثال لفظ عبد اللہ ہے کہ
اوسکا کوئی جزء کسی جزء معنی پر دلالت نہین کرتا اسلئے کہ وہ ذات خاص شخص
معین کا نام ہے اور چوتھے کی مثال حیوان ناطق ہے اوس صورت مین کہ یہہ کسی
انسان کا نام ہو جزء لفظ حیوان ناطق جزء معنی پر دلالت کرتا ہے مگر یہہ دلالت
مقصود نہین اگر لفظ مفرد قابل سکے نہین ہے کہ کسی کلام مین مبتدا یا خبر واقع ہو
یعنی معنی مستقل نرکہتا ہو تو وہ حرف ہے جیسے لفظ سے وتک وکو کا ہے جو بغیر
ملنے کسی دوسرے لفظ کے معنی مستقل نہین رکھتا یعنی جب تک نہ کہین کہ زید آگرہ سے
دہلی تک یا دہلی کو گیا الفاظ مذکورہ سے کچھہ مفہوم نہین ہوسکتا اور اگر لفظ مفرد

معنی مستقل رکھتا ہو اور صلاحیت اسکی رکھتا ہو کہ مبتدا یا خبر کلام مین واقع ہو مگر منجملہ ازمنہ ثلاثہ اوسکے معنی سے مفہوم نہو تو وہ اسم ہے اور اگر لفظ مفرد معنی مستقل رکھتا ہو اور زمانہ معین پر بھی دلالت کرے تو اوسکو منطقی کلمہ اور نحوی فعل کہتے ہین اسم اگر ایک ہی معنی پر دلالت کرے تو نحوی اوسکو علم اور منطقی جزئی حقیقی کہتے ہین مثلاً زید جو ذات شخص خاص پر فقط دلالت کرتا ہے غیر پر دلالت نہین کرتا اور اگر اوسکے لئے کئی معنی ہون تو جبکہ وہ سب پر یکسان دلالت کرے اوسکو منطقی کلی متواطی کہتے ہین اور جب ہر ایک معنی پر دلالت اوسکی یکسان نہو کسی معنی کے لئے دلالت اوسکی اس حیثیت سے ہو کہ وہ غالب یا کامل ہے اور کسی معنی کے لئے اس حیثیت سے ہو کہ وہ مغلوب و ناقص ہے تو اوسکو کلی مشکک کہتے ہین پس لفظ انسان و حیوان کلی متواطی ہے اور لفظ وجود کلی مشکک اسلئے کہ انسان و حیوان کل افراد پر یکسان صادق آتا ہے اور واجب کے وجود پر لفظ وجود بحیثیت کمال و قوت اور ممکن کے وجود پر بحیثیت ضعف و نقص صادق آتا ہے اور ایسا لفظ مفرد کہ جسکے معنی کثیر ہون واضع نے سب کے لئے اول ہی وضع کیا ہو تو اوسکو مشترک کہتے ہین مثل لفظ عین کہ آنکھ و چشمہ اور ذات کے لئے اول ہی سے وضع کیا گیا ہے اور اگر اول وضع کیا گیا ہو ایک معنی کے لئے اور بعدہ دوسرے معنی اوسکے مقرر کئے جاوین اور پہلے معنی کے لئے استعمال اوسکا متروک ہو اور دوسرے معنی کے لئے وہ مستعمل ہو جاوے تو اوسکو منقول کہتے ہین اور اگر عام آدمی اوسکو دوسرے معنی مین مستعمل کرین تو اوسکو منقول عرفی کہتے ہین اور اگر کوئی صاحب شریعت دوسرے معنی مین مستعمل کرے وہ منقول شرعی ہے اور کوئی صاحب اصطلاح خاص دوسرے معنی مین مستعمل کرے تو وہ منقول اصطلاحی ہے مثلاً لفظ دابہ کا

لغت عرب مین زمین پر چلنے والی حیوان کے لیۓ وضع کیا گیا ہے مگر عام آدمیون نے اوسکو
معنی اوس حیوان کے مستعمل کیا ہے کہ جسکے چار پانون ہون مثل اسپ و شتر تو اوسکو منقول
عرفی کہتے ہین اور لفظ صلوٰۃ جو دراصل لغت عرب مین رحمت کے لیۓ وضع کیا گیا ہے
صاحب شرع اسلام نے اوسکو ارکان مخصوصہ کے لیۓ جسے نماز کہتے ہین مقرر کیا ہے تو یہ منقول
شرعی ہے اور لفظ فعل جو لغت عرب مین اوس چیز کے لیۓ موضوع ہے کہ جو کسی فاعل سے
صادر ہو مثل اکل[1] و شرب[2] و کتابت[3] و ضرب[4] بحسب اصطلاح نحو وہ لفظ ہے کہ جو معنی مستقل
رکھتا ہو اور کوئی زمانہ بھی تینون زمانون مین سے اوسکے معنی مین پایا جاۓ تو یہ منقول
اصطلاحی ہے اور اگر کسی لفظ کے دو معنی مقرر کیۓ جاوین اور استعمال اوسکا پہلے اور
دوسرے دونو معنیون مین ہوتا ہو تو باعتبار معنی اول اوسکو حقیقۃ اور باعتبار معنی دوم مجاز
کہتے ہین مثل لفظ اسد کہ شیر کے لیۓ موضوع ہے اور استعمال اوسکا مرد بہادر کے لیۓ بھی
کیا جاتا ہے تو باعتبار معنی شیر کی حقیقۃ ہے اور باعتبار معنی مرد مشہور کے مجاز ہے جب
دو لفظ کے ایک ہی معنی ہون تو اون دونو لفظ کو مرادف کہتے ہین مثل لفظ سطر و بیت
کہ ان دونو کا مدلول معینہ ہے اور لفظ اسد و لیث کہ ان دونو سے مراد شیر ہے۔ لفظ
مرکب کی دو قسمین ہین مرکب تام مرکب ناقص مرکب تام وہ ہے کہ جب کہنے والا اوسکو کہے تو
سننے والیکو انتظار کسی اور کلمہ کا اوسکے مطلب سمجھنے کے لیۓ نرہی اور جو مرکب ایسا نہو تو
ناقص ہے اور مرکب تام کی بھی دو قسمین ہین خبر و انشا جس کلام کی نسبت جھوٹ یا سچ ہونیکا
سننے والیکو احتمال ہو تو وہ خبر ہے اور ایسے کلام کو قضیہ بھی کہتے ہین مثلاً جب کوئی کہے
کہ زید قایم ہے تو سننے والیکو جھوٹ اور سچ کا احتمال ہو سکتا ہے اور جب یہ احتمال کسی کلام
کی نسبت نہو سکتا ہو تو وہ انشا ہے انشا کی کئی قسمین ہین ایک اون مین سے امر ہے یعنی

طلب فعل اوس شخص سے ہے کہ جسکی طرف مخاطب ہے مثلاً کسی سے کہنا کہ مت لکھہ یا مت پڑھ - سوم استفہام یعنی کچھہ دریافت کرنیکے لئے کلام کرنا مثلاً کسی سے تحقیق کرنا کہ آیا زید کھڑا ہے چہارم تمنا کسی شے کی یعنی آرزو کرنا جسکا حاصل ہونا ممکن ہو یا غیر ممکن مثلاً یہہ کہنا کہ کاشکے میری پاس بہت دولت ہوتی تو خرچ کرتا یا یہہ کہنا کہ کاشکے مین پھر جوان ہو جاؤن پنجم ترجی یعنی کسی شے کی امید کرنا جسکا حصول ممکن ہو مثلاً یہہ کہنا امید ہے کہ سلطان مجھے عزت بخشے - ششم قسم یعنی یہہ کہنا کہ بخدا مین ایسا کرون گا - ہفتم ندا یعنی کسیکو پکارنا مثلاً کہنا او عبداللہ - ہشتم تعجب یعنی یہہ کہنا کہ زید کیا اچھا ہے - مرکب ناقص کی دو قسمین ہین تقییدی اور غیر تقییدی - جب ایک جزء کسی کلام کا اوسکے دوسرے جزء کے ساتھہ خاص تعلق رکھتا ہو تو وہ تقییدی ہے ورنہ غیر تقییدی ہے - تقییدی کی بھی دو قسمین ہین اضافی و توصیفی جب ایک جزء مضاف ہو اور دوسرا مضاف الیہ تو اضافی ہے اور جب ایک جزء صفت ہو اور دوسرا موصوف تو توصیفی ہے مثلاً جب کہا جاے زید کا غلام تو یہہ اضافی ہے اور جب کہا جاے غلام حبشی تو یہہ توصیفی ہے اور جب کہا جاے گھر مین تو ظاہر ہے کہ ایک جزء اوسکا دوسرے کے ساتھہ کچھہ خاص تعلق نہین رکھتا صرف باہم ترکیب ہے ایک دوسرے کا مقید نہین ہے پس یہہ غیر تقییدی ہے +

کلی اور جزئی کا بیان

جب کوئی لفظ ایک ہی شے مین پر صادق آتا ہے تو وہ جزئی حقیقی ہے مثلاً زید کہ صرف اوس شخص خاص پر ہی صادق آتا ہے کہ جسکا نام زید رکھا گیا ہے اور جب کئی چیزون پر صادق آئے تو وہ کلی ہے مثلاً لفظ انسان کہ زید و عمرو وغیرہ سب آدمیون پر صادق آتا ہے کلی کی پانچ قسمین ہین جنس و نوع و فصل و عرض عام و خاصہ اگر کلی بہت سی اون چیزون

کسی کا ہر جزء دوسرے کے ساتھہ خاص تعلق رکھتا ہو

صادق آئی کہ حقیقت اونکی ایک دوسرے کے مخالف ہو مگر کوئی جزو حقیقت سب مین مشترک
ہو تو وہ جنس ہے اور جب سوال کیا جائے نسبت ایسی چیزون کے اسطور سے کہ وہ کیا
ہین تو جنس اوسکے جواب مین واقع ہوتی ہے مثلاً انسان اور فرس کی نسبت پوچھا جائے
کہ یہہ کیا ہین تو کہا جائیگا کہ حیوان ہین اسلئے کہ حیوان جنس ہے جو انسان اور فرس
دونو کی حقیقت کا جزو مشترک ہے اور انسان کا دوسرا جزو حقیقت یعنی ناطق اور
فرس کا دوسرا جزو حقیقت یعنی ناہق علیحدہ علیحدہ ہے اور جب کلی ایسی چیزون پر
صادق آئے کہ جنکی تمام حقیقت ایک ہی ہے تو وہ نوع ہے اور جب ایسی چیزون کی
نسبت استفسار ہو کہ وہ کیا ہین تو نوع اونکے جواب مین واقع ہوتی ہے مثلاً زید و عمر
کی نسبت سوال ہو تو کہا جائیگا کہ انسان ہین اسلئے کہ انسان نوع ہے جو تمام حقیقت ان
دونو کی ہے یعنی تمام حقیقت مراد ہے حیوان ناطق ہونے سے اور دونو حیوان ناطق ہین
کوئی اور جزو اونکی حقیقت کا ایسا نہین ہے کہ جس سے وہ آپس مین ایک دوسرے سے مخالف
ہون اور وہ شے کہ جس سے وہ باہم تمیز ہوتی ہین تعین اور تشخص ہے جو ہر ایک کی حقیقت
سے خارج ہے اور جب صفت عارضی نوع کے ساتھہ لگ جاوے تو اوسکو صنف کہتے
ہین مثلاً فرس ترکی و انسان رومی اور جب کلی صادق آئے ایسی شے پر جو کسی چیز کی
ذات مین ایسی ہے کہ وہ اوسکو غیرون سے تمیز دیتی ہے تو وہ فصل ہے مثلاً انسان کی ذات
خاص کی نسبت استفسار ہو کہ وہ کیا ہے تو کہا جائیگا کہ ناطق ہے اسلئے کہ ناطق اوسکو
اور افراد سے کہ جنس مین شریک ہین تمیز دیتا ہے یہہ تینون کلی یعنی جنس و نوع
و فصل کلی ذاتی ہین اسلئے کہ وقت استفسار حقیقت کے جواب مین واقع ہوتے ہین اور
جو کلی اوس چیز پر صادق آئے کہ وہ حقیقت سے خارج ہو تو وہ کلی عرضی ہے اور جو کلی

عہ فرس ترکی یعنی ترکی گھوڑا ۱۲
عہ انسان رومی یعنی روم کا آدمی ۱۲

عرضی کئی چیزون کی حقایق کی نسبت صادق آئے اوسکو عرض عام کہتے ہین اور جو ایک ہی حقیقت
کی نسبت صادق آئے اوسکو خاصہ کہتے ہین مثلاً لفظ ماشی یعنی چلنے والا حقیقت انسان اور
فرس کی نسبت صادق آتا ہے تو یہہ عرض عام ہے اور ضاحک یعنی ہنسنے والا فقط انسان کی
نسبت صادق آتا ہے تو یہہ خاصہ ہے جنس و فصل و عرض کی قسمین باعتبار بعد و قرب و لزوم و
عدم لزوم حسب تفصیل ذیل ہین۔

وقت سوال ماہیت مشترکہ دو یا زیادہ چیزونکی جب ایسی جنس واقع ہو کہ وہ کل ماہیت مشترکہ اون چیزونکی
ہو تو قریب ہے ورنہ بعید ہے مثلاً انسان اور بقر کی نسبت سوال ہوا اور کہا جاوے کہ حیوان ہین تو یہہ جنس
قریب ہے اسلیے کہ سواے حیوانیت کے اور کوئی ماہیت مشترکہ انمین نہین ہے اور جب اسکے جواب مین کہا جاوے کہ
جسم نامی ہین تو یہہ کل ماہیت مشترکہ انکی نہین ہے متحرک بالارادہ بھی جزو انکی ماہیت مشترکہ کا ہے مراتب
بعد و قرب جنس متفاوت ہین مثلاً جوہر انسان اور بقر کی بہت بعید جنس ہے اور اسکے بعد جسم مطلق اور
بعدہ جسم نامی اور پہر حیوان ہے۔

اگر فصل امتیاز دی جزئیات کو جنس قریب مین تو اوسکو فصل قریب کہتے مثلاً ناطق تمیز دیتا ہے
انسان کو ما بین حیوانات تو یہہ فصل قریب ہے اور جب تمیز دی جزئیات کو جنس بعید مین تو ایسے
فصل بعید کہتے ہین مثلاً حساس (جسم نامی حساس) مین تمیز دیتا ہے انسانکو نباتات سے تو یہہ فصل بعید ہے +
اگر جدا ہونا عرض کا جزئیات کی حقیقت سے ممکن نہو تو اوسکو عرض لازم کہتے ہین اور اگر جدا ہونا اوسکا
ممکن ہو تو وہ عرض مفارق ہے مثال اول کی زوجیۃ اثنین ہے اور دوم کی عشق ہے اور عرض لازم کی دو
قسمین ہین ایک لازم الوجود یعنی جو کہ وجود شے کو لازم ہو مثلاً سیاہی حبشی کی اوسکے وجود کو لازم ہے اور
دوسری لازم الحقیقۃ کہ جو حقیقت شے کو لازم ہے مثلاً زوجیۃ اثنین کہ اثنین کی حقیقت سے زوجیۃ
جدا نہین ہو سکتی اور لازم الحقیقۃ کی بھی دو قسمین ہین لازم بیّن اور لازم غیر بیّن مثال اول

فردیتہ واحد کی ہے جو محتاج دلیل نہین اور مثال دوم کے حدوث عالم ہے کہ جو محتاج بہ بان ہے عرض مفارق کی بھی دو قسمین ہین سریع الزوال و بطی الزوال مثلاً زردی رنگ خوف زدہ جلد جاتی رہتی ہے تو اوسکو سریع الزوال کہتے ہین اور تعلق عشق کا مدت تک رہتا ہے تو یہہ بطی الزوال ہے ۔

یہہ معنی کلی کے کہ اوسکا صادق ہونا بہت چیزون پر منع نہو کلی منطقی ہے اور جسپر یہہ معنی صادق آوے وہ کلی طبعی ہے اور مجموع کلی منطقی اور کلی طبعی کو کلی عقلی کہتے ہین اسلیے کہ اسکا وجود خارج مین نہین پایا جاتا یعنی خارج مین کوئی ایسی چیز نہین ہے صرف جزئیات خارج مین پائی جاتی ہین مثلاً انسان کہ جو نوع ہے بذاتہ علیحدہ خارج مین پایا نہین جاتا مگر اشخاص ہین +

بحث نسبت ہاے چہارگانہ

جب دو کلی ایسے ہون کہ ہر ایک دوسرے کلی کے سب افراد پر کلیتہً صادق آوے تو ایسے دو کلیون مین نسبت تساوی کی ہے مثلاً انسان اور ناطق دو کلی ہین اور جس چیز پر کہ انسان کہنا صادق آتا ہے اوسپر ناطق بھی صادق آتا ہے تو ان دونو مین نسبت تساوی کی ہے اور جب ایک کلی تو کل افراد پر دوسری کلی کے صادق آوے اور دوسرا کلی اوسکی کل افراد پر صادق نہ آوے مگر بعض افراد پر تو ایسے دو کلیون مین جو نسبت ہوتی ہے اوسکو عموم اور خصوص مطلق کہتے ہین مثلاً انسان اور حیوان دو کلی ہین حیوان تو اوس ہر ایک چیز پر صادق آتا ہے کہ جسپر انسان صادق آتا ہے اور انسان ہر ایک چیز پر صادق نہین آتا کہ جسپر حیوان صادق آتا ہے اسلیے کہ منجملہ افراد حیوان بقر بھی ہے کہ اوسپر انسان صادق نہین آتا مگر زید و عمرو پر تو ان دونو مین

نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے اور جب دو کلی ایسے ہون کہ ہر ایک دوسری کلی کے افراد
پر کلیتہً صادق نہ آئے مگر ہر ایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آئے تو ایسے دو
کلیون مین نسبت عموم خصوص من وجہ کے ہوتی ہے یعنی ہر ایک کلی دوسری کلی سے
عام ہے ایک وجہ سے اور خاص ہے دوسری وجہ سے ایسے دو کلی ایک صورت مین
شے واحد پر صادق آتے ہین اور دو صورتون مین مختلف چیزون پر صادق آتے ہین
صورت اول کو جہت اجتماع اور صورت دوم جہت افتراق کہتے ہین مثلاً حیوان اور
ابیض دو کلی ہین بقر ابیض پر یہہ دونو صادق آتے ہین اور بقر اسود پر فقط حیوان صادق
آتا ہے ابیض صادق نہین آتا اور حجر ابیض پر فقط ابیض صادق آتا ہے حیوان صادق
نہین آتا اور جب دو کلی ایسے ہون کہ ہر ایک دوسرے کے افراد پر مطلقاً صادق نہ آوے
تو اون مین نسبت تباین کی ہوتی ہے مثلاً انسان اور حجر دو کلی ہین جسپر انسان صادق
آتا ہے اوسپر حجر مطلق صادق نہین آتا اور جسپر حجر صادق آتا ہے
اوسپر انسان مطلق صادق نہین آتا اور نقیضین بھی دو متساویون کے متساوی ہوتے
ہین اور نقیضین عام و خاص مطلق کے عام و خاص مطلق ہوتے ہین لیکن نقیض عام کی
خاص اور خاص کی عام اور نقیض عام خاص من وجہ کی اور دو متباین کے کبھی متباین ہوتے
ہین اور کبھی اون مین نسبت عموم من وجہ کی ہوتی ہے +

کلی کبھی ممتنع الوجود ہوتا ہے خارج مین نہ بنظر مفہوم لفظ مگر عقلاً مثل شریک خدا کہ صرف
بنظر مفہوم لفظ کے ممتنع الوجود نہین ہے مگر نہ خارج مین اوسکا وجود نہ عقل مین اور
کبھی ممکن الوجود ہوتا ہے مگر خارج مین پایا نہین جاتا اور کبھی پایا جاتا ہے تو صرف ایک ہی پایا جاتا ہے
مع امتناع غیر مثل واجب الوجود یعنی خدا کہ وجود دوسرے خدا کا ممتنع ہے اور کبھی

ع ۱ ابیض ۔ سفید
ع ۲ بقر ۔ گائے بیل
ع ۳ اسود ۔ سیاہ
ع ۴ حجر ۔ پتھر
ع ۵ نقیض ۔ نقیض
ع ۶ نقیضین ۔ ...

ایک ہی پایا جاتا ہے مع امکان دوسری کے مثل آفتاب ورکبھی کئی افراد پائے جاتے ہین مثل کواکب سیارہ اور کبھی افراد بلانہایت مثل نفوس ناطقہ +

بحث جزئی اضافی وحقیقی

بیان جزئی حقیقی کا اوّل ہو چکا کہ جب کوئی لفظ ایک ہی شئے معین پر صادق آئے تو وہ جزئی حقیقی ہے اور جب کوئی شئے بہ نسبت دوسری شئے کے خاص ہو تو وہ جزئی اضافی ہے مثلاً حیوان بہ نسبت جسم نامی کے خاص ہے اسلئے کہ جسم نامی حیوان اور غیر حیوان دونو پر صادق آتا ہے پس جزئی حقیقی اور اضافی مین نسبت عموم وخصوص مطلق کی ہے اسلئے کہ جو چیز جزئی حقیقی ہے وہ اضافی بھی ہے مثلاً زید کہ جزئی حقیقی ہے خاص ہے اوس ماہیت انسان سے کہ جو تشخص سے خالی ہے مگر جزئی اضافی جزئی حقیقی نہین ہو سکتا مثلاً حیوان کہ بہ نسبت جسم نامی کے جزئی اضافی ہے جزئی حقیقی نہین ہو سکتا اسلئے کہ حیوان انسان اور بقر وغیرہ پر صادق آسکتا ہے +

بحث نوع اضافی

نوع حقیقی کے معنی اوّل بیان ہو گئے یعنی وہ کلی ہے کہ جو صادق آتا ہے اون جزئیات پر کہ جنکی حقیقت آپس مین ایک ہے اور نوع اضافی وہ ہے کہ جسکے لئے ایسی جنس ہو کہ اوسپر اور اوسکے غیر پر بواسطہ صادق آئے مثلاً حیوان کے لئے جسم نامی ایک جنس ہے کہ اوسپر اور اوسکے غیر یعنی شجر پر صادق آتی ہے قید بواسطہ کی اسلئے ہے کہ صنف تعریف نوع اضافی سے خارج ہو جاے مثلاً ترکی ایک صنف ہے یعنی صفت عارضی عام اور کلی ہے اور جب سوال کیا جاے کہ ترکی اور فرس کیا ہین تو جب تک انسان ترکی پر صادق نہ آئے جواب مین حیوان واقع نہین ہو سکتا مگر حیوان اور شجر کی نسبت سوال

کیا جاے تو جسم نامی بلا واسطہ جواب مین واقع ہو سکتا +

جو نوع کہ عام ہے سب نوعون سے اوسکو عالی کہتے ہین مثلاً جسم مطلق کہ وہ عام ہے جسم نامی حیوان اور انسان سے تو یہہ نوع عالی ہے اور جو نوع خاص ہو سب نوعون سے اوسکو سافل کہتے ہین مثلاً انسان کہ سب نوعون سے خاص ہے نوع سافل ہے اور وہ نوع کہ جو بنسبت بعض کے خاص ہے اور بہ نسبت بعض کے عام اوسکو متوسط کہتے ہین مثلاً حیوان کہ خاص ہے جسم نامی سے اور عام ہے انسان سے نوع متوسط ہے اور جو نوع کہ اس ترتیب سے خارج ہے اوسکو مفرد کہتے ہین مثلاً عقل کہ بہ نسبت کسی نوع کی یہہ نہ عام ہے نہ خاص اسلئے کہ یہہ صادق آتی ہے دس عقلون پر جو داخل جزئیات مین ہین اور اوپر سوا جنس کے کہ وہ جوہر ہے اور کوئی نوع نہین ہے متقدمین کی راے یہہ ہے کہ نوع حقیقی و اضافی مین نسبت عموم و خصوص مطلق کے ہے باینوجہ کہ جو نوع حقیقی ہے وہ اضافی بھی ہے اور ہر اضافی حقیقی نہین لیکن متاخرین کی راے یہہ ہے کہ ان مین نسبت عموم و خصوص من وجہ کی ہے اسلئے کہ انسان نوع حقیقی بھی ہے اور نوع اضافی بھی اور حیوان نوع حقیقی نہین نوع اضافی ہے اور نقطہ نوع حقیقی ہے نوع اضافی نہین اسلئے کہ نقطہ ایک حقیقت بسیط ہے کہ جسکے لئے کوئی جزو نہین اور جب جزو اسکے لئے نہین تو اوسکے لئے کوئی جنس بھی نہین اور جب جنس نہین تو فصل بھی اسکے لئے نہین پس یہہ فقط نوع حقیقی ہے +

بحث ترتیب جنسی

جسطرح کہ اضافی نوعون مین ترتیب ہے جنسون مین بھی ہے مگر فرق یہہ ہے کہ نوعون کی ترتیب عالی سے سافل کیطرف ہے اور جنسون کی ترتیب سافل سے عالی کیطرف ہے

مثلاً نوع الانواع کہ جسکے بعد کوئی نوع نہین انسان ہے اور جنس الاجناس کہ جسکے اوپر
اور کوئی جنس نہین جوہر ہے اور اگر یہہ کہا جاے کہ دس عقلین عقل مطلق کی نوعین
ہین اور جوہر عقل کے لیے جنس نہین تو عقل جنس مفرد ہے اسلیے کہ اس صورت مین اسکے
نیچے کوئی جنس نہین کہ یہہ اوس سے عام ہو اور اوسپر کوئی جنس نہین کہ جنس ہیئے ہم
خاص ہو +

بحث تعریفات

جس شے معلوم کے تصور کرنے سے کسی شے غیر معلوم کا علم حاصل ہو اوسکو معرف کہتے
ہین معرف کی چار قسمین ہین حد تام حد ناقص رسم تام رسم ناقص جو مرکب ہو
جنس قریب اور فصل قریب سے وہ حد تام ہے مثلاً حیوان ناطق حد تام ہے انسان کی
اور جو مرکب ہو جنس بعید اور فصل قریب سے یا فقط فصل قریب معرف ہو تو وہ حد ناقص ہے
مثلاً جسم ناطق حد ناقص انسان کی ہے اور ناطق فقط بھی حد ناقص اوسکی ہے -
اور جو مرکب ہو جنس قریب اور خاصہ سے وہ رسم تام ہے مثلاً حیوان ضاحک رسم تام ہے
انسان کی اور جو مرکب ہو جنس بعید اور خاصہ سے وہ رسم ناقص ہے مثلاً جسم ضاحک
رسم ناقص ہے انسان کی اور جو معرف مرکب ہو صرف عرضیات سے کہ جو مجموعاً کسی
حقیقت خاصہ کے لیے ہون اوسکو بھی رسم ناقص کہتے ہین مثلاً دو پانون سے چلنے والا
اور چوڑے ناخن والا اور سیدھے قد والا اور ہنسنے والا اپنی طبیعت سے رسم ناقص
انسان کی ہے اسلیے کہ یہہ سب چیزین جو اسمین مذکور ہین سواے انسان کے اور کسی
حقیقت مین پائی نہین جاتین اور جو شے کہ غیر معلوم ہو معرف دوسری شے غیر معلوم
کی نہین ہوسکتی مثلاً کہا جاے کہ بیٹا اوسکو کہتے ہین کہ جسکا باپ ہو اور باپ اوسکو کہتے ہین

کہ جسکا بیٹا ہو تو یہہ تعریف مفید علم نہین ہے اسلئے کہ باپ اور بیٹا دونو شئے مجہول ہین
تعریف مین ایسے الفاظ بھی نہ کہنے چاہئین کہ جو استعمال مین نہون اور سائل جنسے مقصد
نہ سمجھہ سکے مثلاً کوئی نہین جانتا کہ عنصر اعلی کونسا ہے اوس سے یہہ کہنا کہ آگ عنصر اعلی
ہے مناسب نہین اور جو چیز کہ بہ نسبت شئے غیر معلوم کے عام یا خاص ہو وہ بھی معرف
نہین ہوسکتی پس لازم ہے کہ معرف شئے مجہول وہ چیز ہو کہ جسکو سائل خوب جانتا ہے

بحث قضایا

قضیہ اوس قول کو کہتے ہین کہ جسکی نسبت احتمال صدق و کذب کا ہو مثلاً کہا جاے کہ زید
قایم ہے تو دونو احتمال صدق اور کذب کے ہوسکتے ہین یعنی ممکن ہے کہ زید قایم ہو یا
قایم نہو قضیہ کی دو قسمین ہین حملیہ اور شرطیہ حملیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسمین کوئی شئے
کسی شئے کے لئے ثابت قرار دی گئی ہو یا غیر ثابت مثلاً کہا جاے کہ زید کاتب ہے یا زید کاتب
نہین پہلی مثال حملیہ موجبہ کی ہے اور دوسری حملیہ سالبہ کی۔

قضیہ حملیہ مرکب ہوتا ہے دو مفردون سے جنکو اطراف قضیہ کہتے ہین طرف اول یعنی مفرد
اول کو موضوع اور دوم کو محمول کہتے ہین موضوع وہ ہے کہ جسکے لئے کوئی چیز
ثابت یا غیر ثابت قرار دیجاے اور محمول وہ چیز ہے کہ جو موضوع کے لئے ثابت یا
غیر ثابت قرار دیجاتی ہے۔

اور قضیہ شرطیہ مرکب ہوتا ہے دو قضیہ حملیہ سے مثلاً (اگر آفتاب روشن ہے
تو دن موجود ہے) قضیہ شرطیہ ہے مرکب دو قضیہ حملیہ سے آفتاب روشن ہے
ایک قضیہ حملیہ ہے اور دن موجود ہے دوسرا قضیہ حملیہ ہے اور لفظ اگر اور تو
حروف شرط و جزا ہین پہلے قضیہ کو مقدم اور پچھلے کو تالی کہتے ہین قضیہ شرطیہ کی

دو قسمین ہین متصلہ اور منفصلہ جب ایک قضیہ کا سچا یا جھوٹا ہونا دوسرے قضیہ کے سچ ہونے پر موقوف ہو تو اوسکو شرطیہ متصلہ کہتے ہین مثلاً کہا جاے کہ (یہہ چیز انسان ہے تو یہہ حیوان ہے) اسمین یہہ کہنا کہ حیوان ہے اوس صورت مین صادق آتا کہ جب اوسکا انسان ہونا ثابت ہو یہہ مثال شرطیہ متصلہ موجبہ کی ہے اور مثلاً کہا جاے کہ (اگر یہہ چیز انسان نہین ہے تو پتھر ہے یہہ بات نہین) تو قضیہ شرطیہ متصلہ سالبہ ہے اسلیے کہ اسمین نفی اس بات کی ہے کہ اگر یہہ چیز انسان نہین تو پتھر ہے شرطیہ متصلہ کی بھی دو قسمین ہین لزومیہ اور اتفاقیہ - لزومیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے مقدم اور تالی مین کوئی علاقہ پایا جاے یعنی کوئی تعلق ان دونون مین ایسا ہو کہ اوسکے سبب سے تالی کا مقدم سے علیحدہ ہونا ممکن نہو اور تعلق کی دو صورتین ہین ایک یہہ ہے کہ مقدم علت ہو تالی کے لیے یا تالی علت ہو مقدم کے لیے یا دونو مقدم اور تالی معلول ہون کسی دوسری چیز کی جو چیز کسی دوسری چیز کے سبب سے پائی جاتی ہے وہ معلول ہے اور وہ چیز کہ جسکے سبب سے وہ پائی جاتی ہے اوسکی علت ہے جب کہا جاے کہ (اگر آفتاب موجود ہو تو دن ہوگا) تو یہہ قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اسلیے کہ آفتاب کا موجود ہونا دن ہونیکے لیے علت ہے اور جب کہا جاے کہ (اگر دن موجود ہوگا تو آفتاب موجود ہوگا) تو یہہ بھی قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اسلیے کہ وجود نہار سے طلوع ہونا آفتاب کا لازم آتا ہے اور جب کہا جاے کہ (اگر دن موجود ہوگا تو زمین روشن ہوگی) تو یہہ بھی قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اسمین دن کا موجود ہونا اور زمین کا روشن ہونا دونو چیزین معلول ہین تیسری چیز کی یعنی طلوع آفتاب کی کہ اوسکے سبب سے دن بھی موجود ہوتا ہے اور زمین بھی روشن ہوتی ہے اور دوسری صورت تعلق کی یہہ ہے کہ ایک چیز بدون سمجھے جانے

دوسری چیز کی سمجھنے پر ہے مثلاً کہا جائے کہ (زید باپ ہے عمر کا تو عمر اوسکا بیٹا ہے) تو اسصورت مین
سمجھنا اس بات کا کہ زید عمر کا باپ ہے موقوف ہے اس بات کے سمجھنے پر کہ عمر اوسکا بیٹا ہے اور سمجھنا
کہ عمر اسکا بیٹا ہے اس بات کے سمجھنے پر موقوف ہے کہ زید عمر کا باپ ہے پس ان دونو باتون مین علاقہ
تضائف کا ہے یعنی مقدم تو تالی پر موقوف ہے اور تالی مقدم پر اور جب یہہ دونو صورتین تعلق کی جو
قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ مین ہوتی ہین موجود نہون صرف بسبب اتفاق مقدم اور
تالی کا وجود واقع ہوا ہو تو اوسکو قضیہ شرطیہ متصلہ اتفاقیہ کہتے ہین مثلاً کہا جائے
(اگر انسان ناطق ہے تو گدہا ناہق ہے) تو اسصورت مین ناطق ہونا انسان کا اور ناہق ہونا
گدہے کا نہ علت باہمدگر ہے نہ یہہ دونو معلول ہین تیسری چیز کی نہ ان مین تعلق تضایف کا
ہے یہہ صرف اتفاقی امر ہے مراد ناطق سے یہہ ہے کہ انسان صاحب قوت دراکہ اور
بولنے والا ہے اور ناہق سے مراد یہہ ہے کہ فقط بولنے والا ہے صاحب قوت دراکہ
نہین ہے قضیہ شرطیہ منفصلہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے مقدم اور تالی مین باہم منافات
ہو یعنی ہر ایک دوسرے کا ضد ہو منفصلہ کی تین قسمین ہین حقیقیہ و مانعة الجمع و مانعة الخلو
مثال اول (یہہ عدد زوج ہے یا فرد ہے) جو عدد زوج ہے وہ فرد اور جو فرد ہے
وہ زوج نہین ہو سکتا اور جو زوج نہین ضرور وہ فرد ہے اور جو فرد نہین ہے یا ضرور
وہ زوج ہے پس اسصورت مین کہ منافات حقیقی ہے اسکو حقیقیہ کہتے ہین مثال دوم (یہہ
چیز انسان ہے یا فرس) ظاہر ہے کہ جو انسان ہو وہ فرس نہین ہو سکتا مگر یہہ ممکن ہے کہ یہہ
چیز نہ انسان ہو نہ فرس پس اسصورت مین کہ اس چیز کو انسان اور فرس دونو نہین کہہ سکتے
قضیہ مانعة الجمع ہے یعنی یہہ دونو باتین جمع نہین ہو سکتین مثال سوم (زید پانی مین
ہے یا پانی مین ڈوبا ہوا نہین ہے) ممکن ہے کہ زید پانی مین ہو اور ڈوبا ہوا نہو مگر یہہ

ممکن نہین ہے کہ پانی مین نہوا ور ڈوبا ہوا ہو پس اسصورت مین کہ بغیر موجود ہونے زید کے پانی مین اوسکا اوسمین ڈوبنا ممکن نہین ایسے قضیہ کو مانعۃ الخلو کہتے ہین یعنی جمع ہونا تو ان دونو باتون کا صحیح ہے کہ زید پانی مین ہوا ورنہ ڈوبا ہوا ہو مگر یہہ ایک بات کہ وہ پانی مین نہوا ور ڈوبا ہوا ہو یعنی ضد قول اوّل صحیح نہین ہوسکتی اور ہر ایک ان تینون قضیون مین سے یا عنادیہ ہوتا ہے یا اتفاقیہ اگر منافات دو توجز کی ذات مین ہو تو عنادیہ ہے اور اگر بسبب اتفاق اون مین منافات ہو تو اتفاقیہ ہے مثالین عنادیہ کی وہی ہین جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور اتفاقیہ کی مثالین یہہ ہین کہ کسی شخص سیاہ غیر کاتب کی نسبت اگر کہا جاے کہ یہہ شخص یا سیاہ ہے یا کاتب) تو یہہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ حقیقیہ ہے اسلیے کہ مفہوم لفظ سیاہ اور کاتب مین فی الحقیقت کچھہ منافات نہین ہے مگر شخص سیاہ کا غیر کاتب ہونا بسبب اتفاق فرض کر لیا گیا ہے اور اگر کہا جاے کہ یہہ شخص غیر سیاہ ہے یا کاتب تو یہہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ مانعۃ الجمع ہے اسلیے کہ شخص سیاہ غیر کاتب کی نسبت یہہ امر کہ غیر سیاہ بھی ہوا ور کاتب بھی ہو صحیح نہین ہوسکتا اور اگر کہا جاے کہ یہہ سیاہ ہے یا غیر کاتب تو یہہ قضیہ منفصلہ اتفاقیہ مانعۃ الخلو ہے اسلیے کہ یہہ دونو باتین شخص سیاہ غیر کاتب مین غیر صادق نہین ہوسکتی ہین قضیہ حملیہ کی تین جزء ہوتے ہین موضوع محمول و نسبت تعریف موضوع و محمول کی پہلے ہوچکی اور مراد نسبت سے ایک ربط ہے کہ جو امر ذہنی ہے کہ مابین موضوع و محمول ہوتا ہے اور اردو مین لفظ ہے سے اوس نسبت کا ہونا ثابت ہوتا ہے مثلاً زید قایم ہے مین زید موضوع ہے اور قائم محمول اور ہے وہ لفظ ہے کہ جس سے نسبت ثابت ہوتی ہے +

قضیہ حملیہ مین موضوع شخص معین ہو تو اوسکو قضیہ شخصیہ اور یا مخصوصہ کہتے ہین مثلاً

زید کاتب ہے یہہ قضیہ شخصیہ ہے اسلیئے کہ زید جو ایک شخص معین و خاص ہے اسمین موضوع ہے اور جب موضوع اوسکا کلی ہو اور قضیہ مین مقدار افراد موضوع کی بیان کیجاے اوسکو قضیہ مسوّرہ یا محصورہ کہتے ہین اور جس لفظ سے مقدار کا بیان کیا جاتا ہے اوسکو (سور) کہتے ہین مثلاً (ہر انسان حیوان ہے یا سب انسان حیوان ہین) قضیہ مسوّرہ ہے اسلیئے کہ کل افراد انسان کی نسبت حیوان کا صادق آنا مذکور ہوا ہے اور لفظ (ہر یا سب) اسمین سور ہے جو دلالت کرتا ہے اسپر کہ کل افراد انسان حیوان ہین۔ قضیہ مسورہ کی چار قسمین ہین موجبہ کلیہ و موجبہ جزئیہ و سالبہ کلیہ و سالبہ جزئیہ جب ثبوت کسی چیز کا موضوع کے لئے ہو اور لفظ کل یا سب یا ہر کا افراد موضوع کے لئے بیان کیا جاے تو موجبہ کلیہ ہے مثلاً (کل انسان حیوان ہین) موجبہ کلیہ ہے اسلیئے کہ حیوان ہونا کل انسان کا قرار دیا گیا ہے اور جب بعض افراد موضوع کے لئے کوئی چیز ثابت قرار دیجاے تو وہ موجبہ جزئیہ ہے مثلاً (بعض حیوان انسان ہین) موجبہ جزئیہ ہے اسلیئے کہ منجملہ حیوانات بعض کا انسان ہونا قرار دیا گیا ہے اور جب کسی چیز کا نہونا کل افراد موضوع کی نسبت قرار دیا جاے تو سالبہ کلیہ ہے اور جب بعض افراد موضوع کی نسبت نہونا کسی چیز کا قرار دیا جاے تو سالبہ جزئیہ ہے مثال اوّل (کوئی انسان پتھر نہین ہے) اور مثال دوم (بعض حیوان انسان نہین ہے)۔

اگر قضیہ حملیہ مین موضوع کلی ہو مگر افراد موضوع کی مقدار لفظ کل یا بعض وغیرہ سے نہ بیان کی گئی ہو اور حکم باعتبار طبیعت موضوع کے ہو نہ باعتبار افراد موضوع کے تو اوسکو طبیعیہ کہتے ہین اور اوسمین حکم باعتبار افراد موضوع کے ہو تو مہملہ کہتے ہین مثلاً حیوان جنس ہے قضیہ طبیعیہ ہے اسلیئے کہ افراد حیوان مراد نہین ہین فقط جنسیت حیوان

مقصود ہے اور مثلاً (حیوان انسان ہے) قضیہ مہملہ ہے اسلئے کہ یہان حیوان سے
فرد موضوع مراد ہے قضیہ مہملہ بمنزلہ قضیہ جزئیہ کے ہوتا ہے یعنی جہان مہملہ صادق آتا ہے
وہان جزئیہ بھی صادق آتا ہے اور جہان جزئیہ صادق آتا ہے وہان مہملہ بھی صادق
آتا ہے جب یہہ کہہ سکتے ہین کہ حیوان انسان ہے تو یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ بعض حیوان
انسان ہے اور اسیطرح جب یہہ کہہ سکتے ہین کہ بعض حیوان انسان ہے تو یہہ بھی کہہ سکتے ہین
کہ حیوان انسان ہے اسلئے کہ ہرگاہ یہہ ثابت ہوا کہ بعض حیوان انسان ہے تو بلا قید کلیت
یہہ کہنا کہ حیوان انسان ہے صحیح ہے ایک صورت یہہ بھی ہوسکتی ہے کہ قضیہ مین افراد
موضوع اور طبیعت موضوع دونو پر حکم ہو لیکن ایسا قضیہ علوم مین مستعمل نہین ہے اور
قضیہ طبیعیہ بھی علوم مین مستعمل نہین ہے چنانچہ اسی سبب سے شیخ بوعلی نے اوسکو
ذکر اقسام مین داخل نہین کیا اگر قضیہ مین ثبوت محمول کا اون افراد موضوع کے لئے
ہو کہ جو خارج مین متحقق ہون تو اوسکو قضیہ خارجیہ کہتے ہین مثلاً (کل انسان حیوان
ہین) یعنی جو انسان کہ خارج مین ہے وہ حیوان خارج مین ہے اور اگر ثبوت محمول کا
عام کل افراد موضوع کے لئے ہو کہ وہ خارج مین موجود ہون یا نہون بشرطیکہ خارج
مین اون کا موجود ہونا ممکن ہو تو اوسکو قضیہ حقیقیہ کہتے ہین اسکی مثال بھی وہی مثال
ہوسکتی ہے جو خارجیہ مین مذکور ہوئی یعنی اس قید سے کہ جو انسان خارج مین ہے وہ
حیوان بھی خارج مین ہے قضیہ خارجیہ ہے اور دوسرا اعتبار سے کہ جب کوئی شے خارج
مین ایسی موجود ہو کہ اوسکو انسان کہہ سکتے ہون تو وہ حیوان بھی ہے قضیہ حقیقیہ
ہے ان دونو صورتون مین اعتبار کا فرق ہے اور جب ثبوت محمول کا ایسے
موضوع کے لئے ہو کہ کوئی فرد اوسکے خارج مین پائی نہ جاوے اور خارج مین

اوسکا موجود ہونا صحیح ہنو صرف ذہن ہین اوسکا وجود متصور ہو تو اوسکو قضیہ ذہنیہ کہتے ہین مثلاً یہہ قضیہ کہ (شریک خدا کا ممتنع ہے) قضیہ ذہنیہ ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ شریک خدا جسکا وجود صرف ذہن ہین متصور ہو سکتا ہے ممتنع ہے اگر حرف نفی کا قضیہ حملیہ مین موضوع یا محمول کا جزو ہو جاے تو اوسکو قضیہ معدولہ کہتے ہین کبھی حرف نفی صرف جزو موضوع کا ہوتا ہے اور کبھی صرف جزو محمول کا اور کبھی دونو کا اول کو معدولۃ الموضوع اور دوم کو معدولۃ المحمول اور سوم معدولۃ الطرفین کہتے ہین اور معدولہ موجبہ بھی ہوتا ہے اور سالبہ بھی ہوتا

مثال اول	بے حیات پتھر ہے	بے حیات دانا نہین ہے
مثال دوم	پتھر بے شعور دارادہ ہے	باشعور بے حیات نہین ہے
مثال سوم	بے حیات بے عقل ہے	بے حیات غیر جماد نہین ہے

اور جب حرف نفی جزو طرفین قضیہ کا نہو تو اوسکو قضیہ محصلہ کہتے ہین قضیہ موجبہ ہو یا سالبہ اور بعض صرف موجبہ کو محصلہ کہتے ہین اور سالبہ کو بسیطہ +

بحث قضایا موجہہ

قضیہ حملیہ مین جو نسبت محمول کے موضوع کے ساتھہ ہو وہ ایجابی ہو یا سلبی در حقیقت وہ ضروری ہوتی ہے یا ممکن یا ممتنع یا دائمی یا غیر ضروری اور غیر دائمی اور سوا مثل اسکے کوئی کیفیت اوسکے لئے ہوتی ہے اس کیفیت کو مادہ قضیہ یا عنصر قضیہ کہتے ہین اور ایسے قضیہ کو جسمین یہہ کیفیت نسبت کی مذکور ہو موجہہ کہتے ہین -

قضایا موجہہ جو داخل بحث اس علم مین ہین پندرہ ہین آٹھہ اونمین سے بسیطہ اور سات مرکبہ مراد بسیطہ سے یہہ ہے کہ وہ کسی جہت کے ساتھہ موجبہ فقط ہو یا سالبہ فقط

اور معنی مرکبہ کے یہہ ہین کہ وہ مرکب ہو دو قضیون سے جو باہم ایجاب و سلب مین مخالف ہون -

پہلا قضیہ موجبہ بسیطہ ضروریہ مطلقہ ہے کہ اوسمین ثبوت محمول کا موضوع کے لیے بلا قید وقت و صفت موضوع تا موجود ہونے ذات موضوع کے ضروری ہوتا ہے مثلاً کل انسان ضرور حیوان ہین یا یہہ کہ کوئی فرد انسان بالضرور پتھر نہین ہے +

دوسرا قضیہ دائمیہ مطلقہ ہے اسمین دوام ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لیے تا موجود ہونے ذات موضوع کے بلا قید وصف وغیرہ کے ہوتا ہے مثلاً کل انسان ہمیشہ حیوان ہین یا یہہ کہ کوئی فرد انسان کبھی پتھر نہین ہے -

تیسرا مشروطہ عامہ ہے اسمین ضرورت ثبوت یا سلب محمول کے موضوع کے لئے بشرط موصوف ہونے موضوع کے کسی صفت معین کے ساتھہ ہو مثلاً ہر کاتب کی اونگلیان تا وقتیکہ وہ لکہتا ہے ضرور متحرک ہین یا جو شخص کاتب ہے جب تک کہ وہ لکہتا ہے اوسکی اونگلیان ضرور غیر متحرک نہین ہین +

چوتھا عرفیہ عامہ ہے اسمین دوام ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بشرط موصوف ہونے موضوع کے کسی صفت کے ساتھہ ہوتا ہے مثلاً ہر کاتب کی اونگلیان تا وقتیکہ وہ لکہتا ہے ہمیشہ متحرک ہین یا جو شخص کاتب ہے اوسکی اونگلیان جب تک وہ لکہتا ہے ہمیشہ غیر متحرک نہین ہین -

پانچوین مطلقہ عامہ ہے اسمین ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بالفعل ہوتا ہے مراد بالفعل سے زمانہ حال ہے نہین ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ کسی وقت زمانہ ماضی یا حال یا مستقبل مین موضوع کے لئے ثبوت یا سلب محمول کا متحقق ہو مثلاً بہ اطلاق

عام ہر انسان ضاحک ہے یا بہ اطلاق عام ہر انسان ضاحک نہین ہے +

چھٹا ممکنہ عامہ ہے اسمین سلب ضرورت امر مخالف کا ہوتا ہے خواہ قضیہ موجبہ ہو یا سالبہ مثلاً ہر آگ گرم ہے بامکان عام قضیہ موجبہ ممکنہ عامہ ہے یعنی دور ہونا گرمی کا اگ سے ضروری نہین اور کوئی ٹھنڈی شئے گرم نہین ہے بامکان عام قضیہ سالبہ ممکنہ عامہ ہے یعنی گرم ہونا ٹھنڈی چیز کا ضرور نہین ہے -

ساتوان قضیہ وقتیہ مطلقہ ہے اسمین حکم ضرورت نسبت محمول کا موضوع کے سات کسی وقت معین کی قید سے ہوتا ہے مثلاً ہر چاند گہنا جاتا ہے بالضرورۃ اوسوقت کہ جب زمین سورج اور چاند کے بیچ حائل ہوتی ہے یا کبھی چاند گہن مین نہین آتا بالضرورۃ اوسوقت کہ جب سورج اور چاند مین زمین حایل نہین ہوتی یہہ دونو قضیہ وقتیہ مطلقہ ہین پہلا موجبہ اور دوسرا سالبہ -

آٹھوان قضیہ منتشرہ مطلقہ ہے اسمین حکم ضرورت نسبت محمول کا موضوع کے ساتھہ کسی وقت بلا قید وقت معین کے ہوتا ہے مثلاً (ہر انسان کسی وقت ضرورتہً ہنس ہے) قضیہ منتشرہ مطلقہ موجبہ ہے اور (ہر انسان کسی وقت ضرورتہً تنفس نہین) قضیہ منتشرہ مطلقہ سالبہ ہے پہلا قضیہ منجملہ مرکبات مشروطہ خاصہ ہے یہہ قضیہ بعینہ قضیہ منتشرہ عامہ ہے فقط فرق اسقدر ہے کہ قید لا دوام ذاتی اسمین زیادہ ہوتی ہے یعنی جو نسبت قضیہ مین مذکور ہے بالعموم ذات موضوع کے لیئے اوسکا ضروری نہونا بلفظ لا دوام یا نہ ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے اور ضروری ہونا اوسکا فقط تا وقت موصوف ہونے ذات موضوع کے کسی صفت معین کے ساتھہ ہوتا ہے مثلاً ہر کاتب کی اونگلیان تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ضرور متحرک ہین نہ ہمیشہ یا جو شخص کاتب ہے جب تک کہ وہ لکھتا ہے اوسکی اونگلیان

ضرور غیر متحرک نہین نہ ہمیشہ اِس قضیہ مین نہ ہمیشہ کے لفظ سے دوسرا قضیہ
بنتا ہے کہ جو دوسرا جزء اِس قضیہ مرکبہ کا ہے پس موجبہ مشروطہ خاصہ مرکب ہے
موجبہ مشروطہ عامہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے جو لفظ نہ ہمیشہ سے پیدا ہوتا ہے
اور سالبہ مشروطہ خاصہ مرکب ہے سالبہ مشروطہ عامہ اور موجبہ مطلقہ عامہ سے
جو لفظ نہ ہمیشہ سے پیدا ہوتا ہے دوسرا قضیہ مرکبہ عرفیہ خاصہ ہے جو بعینہ
عرفیہ عامیہ ہے الّا اسمین قید لادوام ذاتی کی زیادہ ہے مثلاً ہر کاتب کی انگلیان
تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ہمیشہ متحرک ہین نہ ہر وقت یا کسی کاتب کی انگلیان
تا وقتیکہ وہ لکھتا ہے ہمیشہ غیر متحرک نہین ہین نہ ہر وقت پہلی مثال کا قضیہ جو
موجبہ ہے اسمین پہلا جزء قضیہ موجبہ عرفیہ عامیہ ہے اور دوسرا جزء قضیہ سالبہ
مطلقہ عامہ ہے جو مفہوم لفظ نہ ہر وقت سے پیدا ہوتا ہے اور دوسری
مثال کا قضیہ جو سالبہ ہے اوسمین پہلا جزء قضیہ سالبہ عرفیہ عامہ ہے اور دوسرا
جزء قضیہ موجبہ مطلقہ عامہ ہے جو مفہوم لفظ نہ ہر وقت سے پیدا ہوتا ہے
تیسرا قضیہ مرکبہ وجودیہ لاضروریہ ہے اسمین عدم ضرورت ذاتی بہ نسبت
محمول کی موضوع کے لئے مذکور ہوتی ہے یہ قضیہ مثل قضیہ مطلقہ عامہ کے ہے
مگر اسمین قید عدم ضرورت ذاتی کی ہوتی ہے مثلاً موجبہ ہر انسان ضاحک ہے
بالفعل مگر نہ بالضرورۃ اور سالبہ مثلاً کوئی انسان ضاحک نہین ہے بالفعل
مگر نہ بالضرورۃ مثال موجبہ مین جزء اوّل قضیہ موجبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوم
سالبہ ممکنہ عامہ ہے جو لفظ نہ بالضرورۃ سے مفہوم ہوتا ہے اور مثال سالبہ مین
جزء اوّل قضیہ سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوم موجبہ ممکنہ عامہ ہے جو لفظ نہ بالضرورۃ

سے مفہوم ہوتا ہے مراد لفظ بالفعل سے مثال قضیۂ وجودیہ لاضروریہ میں اطلاق عام ہے

چوتھا قضیہ مرکبہ وجودیہ لادائمیہ ہے اسمین قید لادوام ذاتی کی درباب نسبت محمول کے موضوع کے لیے ہوتی ہے اور یہہ مرکب ہوتا ہے دو قضیہ مطلقہ عامہ سے جنمین ایک موجبہ ہوتا ہے اور دوسرا سالبہ مثلاً ہر انسان ضاحک ہے بالفعل نہ ہمیشہ یہہ موجبہ وجودیہ لادائمیہ ہے پہلا جزاسکا موجبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوسرا جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور ہر انسان ضاحک نہین ہے بالفعل نہ ہمیشہ یہہ سالبہ وجودیہ لادائمیہ ہے پہلا جز اسکا سالبہ مطلقہ عامہ ہے اور دوسرا موجبہ مطلقہ عامہ ہے جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے مراد لفظ بالفعل سے اس قضیہ مین اطلاق عام ہے جسکا ذکر مطلقہ عامہ مین ہوا ہے -

پانچوان قضیہ مرکبہ وقتیہ ہے اسمین حکم ضرورت ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لیے وقت معین مین بقید لادوام ذاتی کے ہوتا ہے مثلاً ہر چاند بے نور ہو جاتا ہے بالضرورۃ جبکہ زمین مابین چاند اور سورج کے حائل ہو جاتی ہے نہ ہمیشہ یہہ قضیہ موجبہ وقتیہ ہے اور ترکیب اسکی موجبہ وقتیہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے اور ہر چاند بے نور نہین ہے بالضرورت وقت نہ حائل ہونے زمین کے مابین سورج اور چاند کے نہ ہمیشہ یہہ قضیہ سالبہ وقتیہ ہے اور ترکیب اسکی سالبہ وقتیہ مطلقہ اور موجبہ مطلقہ عامہ سے ہے جو لفظ نہ ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے

چھٹا قضیہ مرکبہ منتشرہ ہے اسمین حکم ضرورت ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لیے وقت غیر معین مین منجملہ اوقات وجود موضوع کے ہوتا ہے اور قید لادوام ذاتی کی بھی ہوتی ہے مثلاً موجبہ یہہ ہے کہ ہر انسان متنفس ہے کسی وقت بالضرورۃ

مگر نہ ہمیشہ ترکیب اسکی موجبہ منتشرہ مطلقہ اور سالبہ مطلقہ عامہ سے ہے جو لفظ نہ
ہمیشہ سے مفہوم ہوتا ہے اور سالبہ یہہ ہے کہ ہر انسان متنفس نہین ہے بالضرورۃ
کسی وقت مگر نہ ہمیشہ ترکیب اسکی سالبہ منتشرہ مطلقہ اور موجبہ مطلقہ عامہ سے ہے
ساتوان قضیہ مرکبہ ممکنہ خاصہ ہے اسمین حکم عدم ضرورت مطلقہ ثبوت اور سلب
نسبت محمول کا موضوع کے لئے معاً ہوتا ہے یعنی ثبوت اور سلب دونو کا غیر ضروری
ہونا قرار دیا جاتا ہے موجبہ کی مثال یہہ ہے کہ ہر انسان کاتب ہے بامکان
خاص اور سالبہ کی مثال یہہ ہے (ہر انسان کاتب نہین ہے بامکان خاص)
ان مثالون سے ظاہر ہے کہ ثبوت یا سلب کتابت کا انسان سے ضروری نہین ہے
اور جب کسی چیز کا ثبوت اور سلب اوسکا کسی شئے کے لئے ضروری نہو تو اوسکو
امکان خاص کہتے ہین ممکنہ خاصہ مرکب ہوتا ہے دو ممکنہ عامہ سے جنمین ایک
موجبہ ہوتا ہے اور دوسرا سالبہ باین وجہہ کہ امکان عام کہتے ہین سلب
ضرورت کو جانب مخالف سے اور جانب مخالف ایجاب کے سلب اور سلب کی جانب
مخالف ایجاب ہے پس جب نفی ہوئی ضرورت کی جانب ایجاب مین کہ مخالف سلب
ہے تو ایک ممکنہ عامہ پایا گیا اور جب نفی ضرورت کی ہوئی جانب سلب مین
کہ مخالف ایجاب ہے تو دوسرا ممکنہ عامہ پایا گیا ۔ جسطرح سے کہ قضیہ
حملیہ مسورہ اور مہملہ اور مخصوصہ ہوتا ہے شرطیہ بھی مسورہ اور مہملہ اور
مخصوصہ ہوتا ہے اگر قضیہ شرطیہ مین تالی مقدم کے لئے کل وضعون مین
جو مقدم کے لئے حاصل ہوسکتے ہین لازم یا مساعد ہو تو وہ قضیہ شرطیہ کلیہ ہے
مثلاً کہا جائے کہ اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے یہہ قضیہ شرطیہ کلیہ

متصلہ لزومیہ ہے اسلیئے کہ دن موجود ہے جو تالی ہے آفتاب نکلا ہے کے لیئے
جو مقدم ہے لازم ہے ہر صورت مین اور اگر کہا جاے کہ یہہ عدد زوج ہے یا فرد
تو یہہ قضیہ شرطیہ کلیہ منفصلہ عنادیہ ہے اسلیئے کہ یا فرد جو تالی ہے یہہ عدد زوج
ہے کے لیئے جو مقدم ہے ہر صورت مین معاند ہے اگر قضیہ شرطیہ مین تالی مقدم کے
لیئے بعض مضمون پہ لازم یا معاند ہو تو وہ شرطیہ جزئیہ ہے مثلاً کہا جاے
کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شے حیوان ہو وہ انسان ہو تو قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ
جزئیہ ہے اور اگر کہا جاے کبھی یا شمس طالع ہوتا ہے یا رات ہوتی ہے تو یہہ
قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ جزئیہ ہے اور جب قضیہ شرطیہ مین تالی کا مقدم
کے لیئے لازم یا معاند ہونا کسی وضع یا زمان معین پر منحصر ہو تو وہ قضیہ شخصیہ ہے
مثلاً کہا جاے اگر آج تو میرے پاس آیگا تو مین تیرا اکرام کرون گا یہہ قضیہ
شرطیہ شخصیہ ہے اسلیئے کہ اکرام کا کرنا صرف آج ہی کے آنے پر منحصر کیا گیا ہے
قضیہ شرطیہ مین زمانہ اور وضع بمنزلہ فرد قضیہ حملیہ کے ہے یعنی حملیہ مین کسی فرد
معین کی نسبت حکم کرنے سے قضیہ شخصیہ ہو جاتا ہے اور شرطیہ مین کسی وقت
یا وضع معین کی قید کے ساتھ حکم کرنے سے قضیہ شخصیہ ہو جاتا ہے سور موجبہ
کلیہ کا شرطیہ متصلہ مین لفظ جب کبھی کا ہے یا اور کوئی لفظ جس سے کلیت
ظاہر ہوتی ہو اور سور موجبہ منفصلہ کلیہ کا لفظ ہمیشہ کا ہے یا اور کوئی لفظ
جو اسکا ہم معنی ہو اور سور سالبہ کلیہ کا متصلہ اور منفصلہ مین لفظ ہرگز نہین کا
ہے یا کوئی اور لفظ اسکا ہم معنی اور سور موجبہ جزئیہ کا متصلہ اور منفصلہ
مین لفظ کبھی ہوتا ہے یا اور کوئی لفظ ہم معنی اسکا ہوتا ہے اور سور سالبہ

جزئیہ کا متصلہ اور منفصلہ مین لفظ کبھی نہین ہوتا یا اور کوئی لفظ ہم معنی اسکا ہوتا ہے اور جب کوئی ایسا لفظ جسکو سور کہا جاے قضیہ مین نہو اور فقط لفظ جو کا شرطیہ متصلہ مین اور لفظ یا کا شرطیہ منفصلہ مین ہو تو مہملہ شرطیہ ہے +

بحث تناقض

بذاتہ دو قضیون مین جو اختلاف ایجاب و سلب کا اسطرح پر ہوتا ہے کہ اونمین سے ایک کا جھوٹا ہونا اور دوسرے کا سچا ہونا لازم آئے تو اوسکو تناقض کہتے ہین مثلاً زید کاتب ہے اور زید کاتب نہین دو قضئے ہین ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ اور اینمین بالضرور ایک جھوٹا ہے اور دوسرا سچا تو پس ان دونو مین تناقض ہے اور اگر کہا جاے کہ زید انسان ہے اور زید ناطق نہین تو ان دونو مین بھی ایک جھوٹا ہے اور ایک سچا اور ایجاب و سلب کا بھی ان مین اختلاف ہے مگر قضیہ واحد کی ذات مین نہین بسبب مساوات مفہوم لفظ انسان و ناطق کے یہہ اختلاف ہے -

دو قضیون مین جو مخصوصہ ہون تناقض اوسصورت مین پایا جائیگا کہ وہ ان آٹھہ چیزون مین جنکا ذکر کیا جاتا ہے متفق ہون -

موضوع اور محمول اور شرط اور جزو و کل اور مکان اور زمان اور اضافت اور قوت و فعل مراد اتفاق سے یہہ ہے کہ موضوع اور محمول دو قضیون کے واحد ہون اور دونو جزئیہ ہون یا کلیہ اور ہر قضیہ کے محمول و موضوع کا مکان و زمان اور انکی اضافت اور صفت قوت و فعل و شرط دونو قضیون مین واحد ہو مثلاً کہا جاے کہ زید کھڑا ہے اور عمر کھڑا نہین تو انمین تناقض اسلیے نہین

کہ موضوع دونوکے مختلف ہین اور اگر کہا جائے کہ زید کاتب ہے اور زید شاعر نہین
تو اینین اسلیئے تناقض نہین کہ محمول دونوکے واحد نہین اور اگر کہا جاے کہ کسی جسم پر
نگاہ ٹہر نہین سکتی بشرطیکہ وہ منور ہو اور کسی جسم پر نگاہ ٹہر سکتی ہے بشرطیکہ وہ
غیر منور ہو تو اینین تناقض اسلیئے نہین کہ شرطون مین اختلاف ہے اور اگر کہا جاے
کہ کوئی جزو کسی خاص زنگی کا سیاہ ہے اور کل کوئی زنگی سیاہ نہین ہے تو اینین
اسلیئے کہ اختلاف کلیت وجزئیت فرد خاص کلہے تناقض نہین ہے اور اگر کہا جاے
کہ زید گہر مین کہڑا ہے اور زید بازار مین کہڑا نہین تو ان مین بسبب اختلاف مکان کے
تناقض نہین ہے اور اگر کہا جائے کہ زید رات کو سوتا ہے اور زید دن کو نہین سوتا
تو ان مین بجہت اختلاف زمان تناقض نہین ہے اور اگر کہا جاے کہ زید عمر کا باپ
ہے اور زید خالد کا باپ نہین تو ان مین تناقض اسلیئے نہین کہ اضافت یعنی باپ ہونیکی
نسبت مین اختلاف ہے ایک مین زید عمر کا باپ قرار دیا گیاہے اور دوسرے مین
خالد کا باپ قرار نہین دیا گیاہے اور اگر کہا جائے کہ شراب خم مین بالقوہ سکر ہے
یعنی قابلیت سکر ہونے کی رکھتی ہے اور شراب خم مین بالفعل سکر نہین تو یہہ دونو
قضئے صحیح ہوسکتے ہین اسلیئے کہ شراب کا خم مین بالقوہ سکر ہونا اور بالفعل سکر
ہونا غیر ممکن نہین ہے اور اگر دونو قضئے محصورہ ہون تو تناقض کے لیئے لازم ہے
کہ اونمین اختلاف کلیت وجزئیت فرد خاص کا ہو یعنی ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ
اور سواے اسکے جن امرون مین متفق ہونا مخصوصہ قضیون کا لازم ہے انکا بھی
اونمین متفق ہونا چاہیئے اور اگر قضایا موجہہ ہون تو اونمین اختلاف جہت کا ہونا بھی
ضروری ہے ۔

نقیض قضیہ ضروریہ مطلقہ کی قضیہ ممکنہ عامّہ اور نقیض قضیہ دائمہ مطلقہ کی قضیہ مطلقہ
عامّہ ہے اور نقیض قضیہ مشروطہ عامّہ کی قضیہ حینیہ ممکنہ ہے یعنی جس مین رفع ضرورت
کا حکم کسی وقت وصف کے لئے کیا جاے اور نقیض قضیہ عرفیہ عامہ کے قضیہ حینیہ مطلقہ
ہے یعنی جسمین حکم ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بعض اوقات وصف موضوع
مین ہو اور نقیض وقتیہ مطلقہ کی ممکنہ عرفیہ اور نقیض منتشرہ مطلقہ کی ممکنہ دائمہ ہے
اور نقیض قضایاء مرکبہ کی یعنی جنمین قید لادوام یا لاضرورۃ کی ہوتی ہے درصورتیکہ
مرکبہ کلیہ ہون بہ تردید مفہوم ہر دو جزو قضیہ کی ہوتی ہے اسطرح پر کہ ہر ایک قضیہ
کی نقیض لیجاے اور اون نقیضون سے قضیہ منفصلہ مانعۃ الخلو بنایا جاے اور
کہا جاے کہ یا یہہ نقیض ہے یا وہ ہے مثلاً کہا جاے کہ (ہر انسان ہنسنے والا بالفعل
ہے نہ ہمیشہ) تو نقیض اوسکی یہہ ہے کہ (ایسا نہین ہے یا بعض انسان ہمیشہ نہنسنے والا ہے
یا بعض انسان ہمیشہ ہنسنے والا ہے) اور درصورتیکہ قضایاء مرکبہ جزئیہ ہون نقیض انکی
صرف بہ تردید مفہوم ہر دو جزو قضیہ کی نہین ہوتی اوسمین ہر واحد واحد افراد موضوع
کی نسبت حکم کا ہونا بھی ضروری ہے مثلاً کہا جاے کہ (بعض جسم حیوان ہے لیکن نہ ہمیشہ)
تو اسکی نقیض مین کہا جائیگا (ہر واحد افراد جسم سے یا ہمیشہ حیوان ہے یا ہمیشہ حیوان
نہین ہے) اور نقیض قضیہ شرطیہ کلیہ کا ایسا قضیہ جزئیہ ہوتا ہے کہ جو اتصال اور
انفصال اور لزوم و عناد و اتفاق مین موافق اور کمیت و کیفیت یعنی کلیت و جزئیت
و ایجاب و سلب مین مخالف ہو اور نقیض قضیہ شرطیہ جزئیہ کا ایسا ہی قضیہ کلیہ ہوتا ہے +

بحث عکس مستوی

جزو اوّل قضیہ کو جزو ثانی اور ثانی کو اوّل کیا جاے مع بقاء اوس صدق و کیفیت

قضیہ کے جو صورت اوّل مین ہو تو اوسکو عکس مستوی کہتے ہین مراد بقاء صدق و کیفیت قضیہ سے یہہ ہے کہ اصل قضیہ اگر صادق آتا ہے تو عکس بھی صادق آئے اور اصل قضیہ موجبہ ہو تو عکس بھی موجبہ ہو اور وہ سالبہ ہو تو یہہ بھی سالبہ ہو مثلاً ایک یہہ قضیہ ہے کہ (کل انسان حیوان ہین) تو عکس اسکا یہہ ہوگا کہ (بعض حیوان انسان ہین) اور اگر کہا جائے کہ (کوئی انسان پتھر نہین) تو عکس یہہ ہوگا کہ (کوئی پتھر انسان نہین) کلیت اور جزئیت قضیہ موجبہ مین درصورت عکس باقی نہین رہتی اسلئے کہ عکس کلیہ موجبہ کا کلیہ موجبہ صحیح نہین ہو سکتا مگر سالبہ کلیہ کا عکس بھی سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور سالبہ جزئیہ کے عکس کا ہونا ہر صورت مین لازم نہین مثلاً کہا جائے کہ (بعض حیوان انسان نہین) تو عکس اسکا یعنی (بعض انسان حیوان نہین) درست نہین ہو سکتا بعض صورت مین سالبہ جزئیہ کا عکس صحیح ہوتا ہے مثلاً (بعض انسان حجر نہین) سالبہ جزئیہ ہے اور صحیح ہے اور (بعض حجر انسان نہین) بھی کہ عکس اسکا ہے صحیح ہے۔

عکس موجبہ[1] ضروریہ اور موجبہ[2] دائیہ اور موجبہ[3] مشروطہ عامّہ اور موجبہ[4] عرفیہ عامّہ کا حینیہ مطلقہ ہوتا ہے اور عکس موجبہ[5] مشروطہ خاصہ اور موجبہ[6] عرفیہ خاصہ کا حینیہ مطلقہ لادائیہ یعنی مقید بلا دوام اور عکس موجبہ[7] وجودیہ لاضروریہ اور موجبہ[8] وجودیہ لادائیہ اور موجبہ[9] وقتیہ اور موجبہ[10] منتشرہ اور موجبہ[11] مطلقہ عامہ کا مطلقہ عامّہ ہوتا ہے اور موجبہ[12] ممکنہ عامّہ اور موجبہ[13] ممکنہ خاصہ کا عکس نہین ہوتا اور سالبہ[1] کلیہ ضروریہ مطلقہ اور سالبہ[2] کلیہ دائمہ مطلقہ کا عکس دائمہ مطلقہ اور سالبہ[3] کلیہ مشروطہ عامّہ اور سالبہ[4] کلیہ عرفیہ عامّہ کا عکس کلیہ عرفیہ اور سالبہ[5] کلیہ مشروطہ خاصہ اور

سالبہ کلیہ عرفیہ خاصہ کا عکس عرفیہ عامۃ سالبہ کلیہ مقید بلا دوام جزئیہ ہوتا ہے مراد
لا دوام جزئیہ سے یہہ ہے کہ جو قضیہ لا دوام کی قید سے بنتا ہے وہ مطلقہ عامّہ
موجبہ جزئیہ ہوتا ہے اور سوائے اِنکے اور جو قضایا موجبہ کلیہ سالبہ ہین اون کا عکس
ہنین ہوتا اور منجملہ قضایا موجبہ سالبہ جزئیہ فقط سالبہ جزئیہ مشروطہ خاصہ اور
سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ کا عکس جزئیہ عرفیہ خاصہ ہوتا ہے +

بحث عکس نقیض

نقیض جزو اوّل قضیہ کو جزو ثانی اور نقیض جزو ثانی قضیہ کو جزو اوّل قرار دیا جاے
تو موافق مذہب قدما کے یہہ عکس نقیض ہے مثلاً قضیہ (کل انسان حیوان ہین)
کا عکس نقیض یہہ قضیہ ہے کہ (ہر غیر حیوان غیر انسان ہے) اور موافق مذہب
متاخرین کے عکس نقیض یہہ ہے کہ نقیض جزو دوم جزو اوّل قضیہ اور عین جزو اوّل
جزو ثانی ہو اور صدق مین تو اصل قضیہ کے موافق ہو مگر کیفیت یعنی ایجاب و سلب مین
مخالف اصل قضیہ ہو مثلاً (کل انسان حیوان ہین) کا عکس نقیض موافق مذہب
متاخرین یہہ قضیہ ہے کہ (کل غیر حیوان انسان ہنین) جو طریقہ کہ سالبہ قضیون کے
عکس مستوی کے لئے بیان کیا گیا وہ موجبہ قضیون کے عکس نقیض سے متعلق ہے
اور جو موجبہ قضیون کے عکس مستوی سے متعلق ہے وہ سالبہ قضیون کے عکس نقیض
سے متعلق ہے +

بحث حجۃ

حجت اوسکو کہتے ہین کہ جس سے دوسری شئے کی تصدیق ہو جائے اور اوسکی تین قسمین ہیں
ہین استقرا اور تمثیل اور قیاس استقرا اوسے کہتے ہین کہ جسمین جزئیات کے

حال سے کلیات کے حال پر استدلال کیا جائے مثلاً جب معلوم ہوا کہ ہر جسم یا جماد ہے
یا حیوان یا نباتات اور ہر ایک ان مین سے کسی مکان مین ہے تو یہہ حکم کیا کہ ہر جسم
کسی مکان مین ہے اسطرح کے استقرار کو جو بنظر ملاحظہ کل جزئیات کے ہوتا ہے استقراء
تام کہتے ہین اور اس سے یقین حاصل ہوتا ہے اور جب دیکھا جائے کہ اکثر افراد حیوان
یعنی انسان اور پرندہ اور چوپایہ سب کھانے کے وقت نیچے کے جبڑے کو حرکت
دیتے ہین اور کہا جائے کہ (ہر حیوان کھانیکے وقت نیچے کے جبڑے کو حرکت دیتا ہے)
تو یہہ استقراء ناقص ہے اور استقراء ناقص سے فقط ظن حاصل ہوتا ہے اسلئے کہ ممکن ہے
کہ کوئی فرد کلی کی ایسی ہو کہ جسکا حال معلوم ہو +
تمثیل اوس حجت کو کہتے ہین کہ جسمین کسی امر کلی کی مشارکت کی جہت سے جزئیات کی
نسبت حکم و احد کیا جائے مثلاً کہا جائے کہ بھنگ اور بوزہ دونو حرام ہین اسلئے
کہ ان دونو کے استعمال سے نشہ حاصل ہوتا ہے -
قیاس وہ حجت ہے کہ جسمین کلی کے حال سے جزئیات کے حال پر استدلال کیا جاتا ہے
مثلاً کہا جائے کہ (ہر انسان حیوان ہے اور ہر حیوان متحرک بالارادہ ہے) تو نتیجہ یہہ
نکلیگا کہ (ہر انسان متحرک بالارادہ ہے) -
قیاس ایک کلام ہے کہ جو مرکب ہوتا ہے ایسے قضیون سے کہ در صورت تسلیم کر لینا اون
قضیون کے دوسرا قول بیواسطہ کسی اور چیز کے اوسکو لازم ہو جاتا ہے اور اوس دوسرے
قول کو نتیجہ کہتے ہین پس اگر کہا جائے کہ (ا مساوی ب کا اور ب مساوی ج کا ہے)
بموجب اس تعریف کے یہہ قیاس نہین ہے کہ اس قول سے جو نتیجہ نکلتا ہے یعنی یہہ کہ
(ا مساوی ج کا ہے) بواسطہ دوسری چیز کے حاصل ہوتا ہے یعنی بوجہ اس قول کے

کہ مساوی کا مساوی مساوی ہوتا ہے۔
مطلق قیاس کی دو قسمیں ہیں اقترانی اور استثنائی اصطلاح منطقیین میں اقترانی
وہ ہے کہ جسمیں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہو یعنی بصورتہ اور استثنائی وہ ہے
کہ جسمیں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو مثال اقترانی یہہ قضیہ ہے کہ (ہر جسم مرکب
ہے اور ہر مرکب حادث ہے) اور یہہ نتیجہ یا نقیض سکے بعینہ اس قیاس میں مذکور
نہیں اور مثال استثنائی کے یہہ قضیہ ہے کہ (اگر آفتاب نکلا ہے تو دن موجود ہے
لیکن آفتاب نکلا ہے توپس دن موجود ہے) اس صورت مین نتیجہ اسکا یعنی یہہ کہ دن
موجود ہے بعینہ اس قیاس مین موجود ہے اور اگر کہا جائے کہ (اگر آفتاب نکلا
ہے تو دن موجود ہے لیکن دن نہین ہے توپس آفتاب نہین نکلا) تو اسمین نقیض نتیجہ
یعنی (آفتاب نکلا ہے) موجود ہے قیاس مین دو مقدمے ہوتے ہین ایک صغری
دوسرا کبری صغری وہ ہے کہ جسمین موضوع نتیجہ موجود ہوتا ہے جسکو حد اصغر
کہتے ہین اور کبری وہ ہے کہ جسمین محمول نتیجہ جسکو حد اکبر کہتے ہین موجود ہوتا ہے اور
جو ان دو مقدمون مین مکرر ہو اوسکو حد اوسط کہتے ہین اور بعد حذف کرنے مکرر
یعنی حد اوسط کے جو باقی رہے وہ نتیجہ ہے قیاس اقترانی کی دو قسمین ہین حملی اور
شرطی حملی وہ ہے کہ جو مرکب ہو قضایا حملیہ سے اور شرطی وہ ہے کہ جو مرکب ہو
قضایا شرطیہ سے مثال اول کی وہی ہے کہ جو سابقاً مثال اقترانی مین مذکور ہوئی
اور مثال دوم کی یہہ ہے کہ (جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو
دنیا روشن ہوگی) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (جب آفتاب نکلیگا دنیا روشن ہوگی)
شکلین قیاس کی چار ہین اگر حد اوسط محمول ہو صغری مین اور موضوع ہو کبری مین

تو یہ پہلی شکل ہے اور اگر دونوں مین اوسط محمول ہو تو دوسری شکل ہے اور اگر
دونوں مین حد اوسط موضوع ہو تو تیسری شکل ہے اور اگر حد اوسط موضوع ہو صغری
مین اور محمول ہو کبری مین تو چوتھی شکل ہے ضربین شکل اول اور دوم کی جو
نتیجہ صحیح دیتی ہین چار چار ہین اور شکل سوم کی چھہ اور شکل چہارم کی آٹھہ ہین
ضرب سے وہ قیاس مراد ہے کہ جسمین صغری اور کبری بحسب شرایط انتاج ہو
تفصیل ان ضروب منتجہ کی اوس نقشہ ملحقہ مین ہے کہ جو بہ نشان حرف الف شامل ہے
۱۔ مثال شکل اول (ہر انسان حیوان ہے اور ہر حیوان جسم ہے) نتیجہ (ہر انسان جسم ہے)
۲۔ مثال شکل دوم (ہر انسان حیوان ہے اور کوئی حیوان پتھر نہین) نتیجہ (کوئی انسان پتھر نہین)
۳۔ مثال شکل سوم (ہر انسان حیوان ہے اور ہر انسان ناطق ہے) نتیجہ (بعض حیوان ناطق ہے)
۴۔ مثال شکل چہارم (ہر انسان حیوان ہے اور ہر ناطق انسان ہے) نتیجہ (بعض حیوان ناطق ہے)
نتیجہ صحیح دینے کے لئے لازم ہے کہ شکل اول مین صغری موجبہ ہو اور ثبوت یا سلب محمول کا
موضوع کے لئے صغری مین بالفعل ہو اور کبری کلیہ ہو اور شکل دوم مین یہہ شرط
ہے کہ صغری اور کبری ایجاب و سلب مین باہم مختلف ہون یعنی ایک موجبہ ہو تو دوسرا
سالبہ اور کبری کلیہ ہو اور صغری مین ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے برا ے
دوام ہو یا ضروری یا کبری اون قضیون مین سے ہو کہ جنکے سوالب کا عکس آتا ہی
نہ اون مین سے کہ جنکے سوالب کا عکس نہین اور اگر صغری مین قضیہ ممکنہ ہو تو لازم
ہے کہ کبری مین قضیہ ضروریہ ہو یا مشروطہ عامہ یا مشروطہ خاصہ اور اگر کبری
مین قضیہ ممکنہ ہو تو صغری مین قضیہ ضروریہ کا ہونا لازم ہے اور شکل سوم کے
لئے لازم ہے کہ صغری مین ایسا قضیہ موجبہ ہو کہ جسمین ثبوت یا سلب محمول کا

موضوع کے لئے بالفعل ہوا ور صغری کلیہ ہو یا کبری کلیہ ہوا ور شکل چہارم کے لئے لازم ہے کہ اگر صغری اور کبری دونون مین قضایا ر موجبہ ہون تو صغری کا کلیہ ہونا لازم ہے اور اگر ایجاب و سلب مین صغری اور کبری مختلف ہون یعنی ایک موجبہ ہوا ور دوسرا سالبہ تو ایک کا ان مین سے کلیہ ہونا لازم ہے اور درصورتیکہ قضایا موجبہ ہون تو پانچ شرطین ہین۔

ایک یہہ کہ قیاس فعلیہ ہون یعنی ثبوت یا سلب محمول کا موضوع کے لئے بالفعل ہو

دوم یہہ کہ قیاس مین سالبہ قضیہ ایسا ہو کہ جسکا عکس آتا ہے۔

سوم یہہ کہ ضرب ثالث کی صغری مین قضیہ ضروریہ یا دائمہ ہوا ور یا کبری مین ایسا قضیہ ہو کہ جسپر قضیہ عرفیہ عامہ صادق آتا ہو۔

چہارم یہہ کہ چھٹی ضرب کی کبری مین ایسا قضیہ ہو کہ جسکے سالبہ کا عکس آتا ہے۔

پنجم یہہ کہ آٹھوین ضرب کی صغری مین قضیہ مشروطہ خاصہ یا عرفیہ خاصہ ہوا ور کبری مین ایسا قضیہ ہو کہ جسپر عرفیہ عامہ صادق آتا ہو۔

جو نتایج کہ اشکال اربعہ کی ضربون سے بحسب قضایا ر موجبہ حاصل ہوتی ہین اونکی تفصیل جداول الملحقہ نشان حرف ب و ج د د و ہ و ر و ح د ط و ی مین مندرج ہے۔

شکل اول نتیجہ دینے مین بدیہی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی شکل کا نتیجہ دینا بدیہی نہین ہے اونکے نتایج کی صحت کے لئے دلیلین حسب تفصیل ذیل ہین۔

شکل دوم کے نتیجہ کے لئے اولاً یہہ دلیل ہے کہ اگر یہہ نتیجہ صحیح نہین ہے تو لازم ہے

کہ اوسکی نقیضی صحیح ہو اسلیئے کہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس اگر نقیض نتیجہ کو جو موجبہ ہے
صغریٰ قرار دین اور کبریٰ کو جیسا کہ ہے بحال خود قائم رکھین تا کہ شکل اوّل بنجاے
تو نتیجہ صغریٰ کا منافی ہو گا حالانکہ یہہ امر جائز نہین اسلیئے کہ دو منافی کا مجتمع ہونا
محال ہے مثلاً ضرب اوّل شکل دوم کا نتیجہ یہہ ہے کہ (کوئی انسان پتھر نہین) اس کے
نقیض کو صغریٰ قرار دیا یعنی (بعض انسان پتھر ہے) اور کبریٰ کو بحال خود قایم رکھا
یعنی (کوئی پتھر حیوان نہین) تو نتیجہ یہہ نکلیگا کہ (بعض انسان حیوان نہین) اور
یہہ اصل صغریٰ کا منافی ہے یعنی اسکا کہ (ہر انسان حیوان ہے) یہہ دلیل چارون
ضربون کے نتیجہ کے لئے ہے نہ فقط ضرب اوّل کے نتیجہ کے لئے۔

دوسری دلیل یہہ ہے کہ کبریٰ کے عکس کو کبریٰ قرار دین اور صغریٰ کو جیسا کہ ہے
بحال خود قایم رکھین تو شکل اوّل بنجائے گی اور وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو اصل قیاس سے
نکلتا ہے یہہ دلیل فقط ضرب اوّل وسوم مین جاری ہوتی ہے اسلیئے کہ انہین کبریٰ کا
قضیہ سالبہ کلیہ ہے اور اوسکا عکس بھی سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور دوسری اور چوتھی
ضرب مین کبریٰ کا قضیہ موجبہ کلیہ ہوتا ہے کہ جسکا عکس موجبہ جزئیہ ہوتا ہے پس شکل
اول بن نہین سکتی کہ شکل اول مین کبریٰ کلیہ ہونا لازم ہے اور علاوہ ازین ضرب دوم
وچہارم مین صغریٰ کا قضیہ سالبہ ہے کہ جسکا موجبہ ہونا شکل اوّل مین نتیجہ دینے کے
لیئے لازم ہے مثال دلیل دوم کی یہہ ہے کہ کبریٰ کے عکس کو یعنی (کوئی پتھر
حیوان نہین) کو کبریٰ قرار دین اور (ہر انسان حیوان ہے) جو صغریٰ ہے اوسکو
بحال خود قایم رکھین تو نتیجہ اوسکا وہی ہو گا کہ جو اصل قیاس سے پیدا ہوتا ہے
یعنی (کوئی انسان پتھر نہین)۔

تیسری دلیل یہہ ہے کہ جب ضرب دوم کے صغریٰ کے عکس کو کبریٰ قرار دین اور اصل کبریٰ کو صغریٰ تو شکل اوّل بنجائیگی اور جو نتیجہ کہ اسصورت مین حاصل ہوگا نتیجہ مطلوبہ کا عکس ہوگا مثلاً کہا جاے کہ (ہر ناطق انسان ہے) اور (کوئی انسان پتھر نہین) تو نتیجہ یہہ نکلیگا کہ (کوئی ناطق پتھر نہین) اور یہہ عکس اصل نتیجہ کا ہے جو ضرب دوم سے پیدا ہوتا ہے یعنی یہہ کہ (کوئی پتھر ناطق نہین) یہہ دلیل صرف ضرب دوم مین جاری ہوتی ہے اسلیئے کہ صغریٰ ضرب دوم کا سالبہ کلیہ ہے جسکا عکس سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور ضرب اول و سوم کی صغریٰ مین قضیہ موجبہ ہوتا ہے کہ جسکا عکس کلیہ نہین ہوتا فقط جزئیہ ہوتا ہے اور شکل اوّل کے کبریٰ کا کلیہ ہونا لازم ہے اور چوتھی ضرب کی صغریٰ مین قضیہ سالبہ جزئیہ ہوتا ہے کہ جسکا عکس نہین ہوتا اور بالفرض عکس بھی اسکا ہو تو جزئیہ ہوگا جو شکل اوّل کا کبریٰ نہین ہوسکتا۔

شکل سوم کے نتیجہ کے لیے بھی تین دلیلین ہین۔

اوّل یہہ کہ نتیجہ کے نقیض کو کبریٰ قرار دین اور اصل صغریٰ کو صغریٰ تاکہ شکل اوّل بنجاے تو جو نتیجہ کہ اسصورت مین نکلیگا وہ اصل کبریٰ کا منافی ہوگا حالانکہ دو منافی کا مجتمع ہونا محال ہے مثلاً جب کہا جاے کہ (ہر انسان حیوان ہے) اور (کوئی حیوان ناطق نہین) تو یہہ نتیجہ نکلیگا کہ (کوئی انسان ناطق نہین) اور یہہ منافی اصل کبریٰ کا ہے یعنی اسکا کہ (ہر انسان ناطق ہے) یہہ دلیل اس شکل کی سب ضربون مین جاری ہوسکتی ہے۔

دوم یہہ کہ صغریٰ کے عکس کو صغریٰ قرار دین اور اصل کبریٰ کو بحال خود قایم رکھین تاکہ شکل اوّل بنجاے تو اسصورت مین وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو مطلوب ہے مثلاً

عکس اصل صغریٰ ضرب اول — اصل کبریٰ ضرب اول کا

(ہر انسان حیوان ہے) اور (ہر انسان ناطق ہے) تو نتیجہ یہہ ہوا کہ (بعض حیوان ناطق ہے) اور یہہ وہی نتیجہ ہے کہ اصل ضرب سے حاصل ہوتا ہے یہہ دلیل پہلی اور دوسری اور چوتھی اور پانچوین ضرب مین جاری ہوتی ہے تیسری اور چھٹی مین جاری نہین ہوتی بوجہ عدم شرایط انتاج شکل اوّل ۔

سوم یہہ کہ کبریٰ کے عکس کو صغریٰ قرار دین اور صغریٰ کو کبریٰ تاکہ شکل اوّل بنجائے تو نتیجہ جو اس سے حاصل ہوگا اوسکا عکس بعینہٖ وہی ہوگا جو اصل ضرب کا نتیجہ ہے مثلاً

عکس اصل کبریٰ ضرب اول — عکس اصل صغریٰ ضرب اول کا

(ہر ناطق انسان ہے) اور (ہر انسان حیوان ہے) تو نتیجہ یہہ ہوا کہ (ہر ناطق حیوان ہے) اور اسکا عکس (بعض حیوان ناطق ہے) وہی ہے کہ جو اصل ضرب کا نتیجہ ہے یہہ دلیل صرف پہلی اور تیسری ضرب مین جاری ہوتی ہے اسلئے کہ شرایط انتاج شکل اول صرف انہین مین حاصل ہوتی ہین ۔

شکل چہارم کے نتیجہ کی دلیلین پانچ ہین ۔

اوّل یہہ کہ جب نتیجہ کی نقیض کو ایک مقدمہ قرار دیکر دوسرے مقدمہ کے ساتھ شکل اوّل مع شرایط انتاج بنائین تو اسصورت مین جو نتیجہ حاصل ہوگا اوسکا عکس اوس دوسرے مقدمہ اصل ضرب کا جسکو ترک کردیا ہے منافی ہوگا حالانکہ یہہ امر جائز نہین ہے مثلاً

اصل صغریٰ ضرب دوم — نقیض نتیجہ اصل ضرب دوم — نتیجہ حاصلہ

(ہر انسان حیوان ہے) (کوئی حیوان حساس نہین ہے) (کوئی انسان حساس نہین ہے)

دوسرا مقدمہ اصل ضرب دوم کا جو متروک ہوا — عکس نتیجہ حاصلہ کا

(بعض حساس انسان نہین) (بعض حساس انسان ہے) یہہ عکس نتیجہ اور اصل مقدمہ متروکہ دونو باہم منافی ہین ۔

دوم یہہ کہ صغریٰ کو کبریٰ اور کبریٰ کو صغریٰ قرار دیکر شکل اوّل بنائین تو نتیجہ جو اس صورت مین حاصل ہوگا اوسکا عکس بعینہٖ نتیجہ مطلوبہ ہوگا مثلاً

کبریٰ ضرب اول کا

(ہر ناطق انسان ہے)

صغری ضرب اول کا — نتیجہ — عکس اس نتیجہ کا

(ہر انسان حساس ہے) (ہر ناطق حساس ہے) (بعض حساس ناطق ہے) یہہ بعینہ وہی نتیجہ ہے کہ جو اصل ضرب سے حاصل ہوتا ہے یہہ دلیل پہلی اور دوسری اور تیسری ضرب مین جاری ہوتی ہے اور آٹھوین ضرب مین بھی یہہ دلیل جاری ہوسکتی ہے درصورتیکہ عکس ترتیب سے جو نتیجہ نکلے وہ جزئیہ سالبہ مشروطہ خاصہ ہو یا جزئیہ سالبہ عرفیہ خاصہ کہ جسکا عکس بھی سالبہ جزئیہ ہوتا ہے۔

سوم یہہ کہ صغری کے عکس کو صغری اور کبری کے عکس کو کبری قرار دیکر شکل اول بنائین

عکس اصل صغری ضرب چہارم شکل چہارم کا

تو نتیجہ وہی نکلے گا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (بعض حیوان انسان ہے)

عکس اصل کبری ضرب چہارم شکل چہارم کا — نتیجہ

(کل انسان پتھر نہین) (بعض حیوان پتھر نہین) یہہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب چہارم شکل چہارم سے نکلتا ہے یہہ دلیل چوتھی اور پانچوین ضرب مین جاری ہوتی ہے

چہارم یہہ کہ صغری کے عکس کو صغری اور اصل کبری کو کبری قرار دیکر شکل دوم

عکس اصل صغری ضرب سوم شکل چہارم کا

بنائین تو وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (کوئی پتھر حیوان نہین)

اصل کبری ضرب سوم شکل چہارم — نتیجہ

(ہر حساس حیوان ہے) (کوئی پتھر حساس نہین) یہہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب سوم شکل چہارم سے نکلتا ہے یہہ دلیل ضرب سوم و چہارم و پنجم مین جاری ہوتی ہے اور ضرب ششم مین درصورتیکہ صغری سالبہ جزئیہ مشروطہ خاصہ یا سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ ہو جاری ہوسکتی ہے۔

پنجم یہہ کہ کبری کے عکس کو کبری اور اصل صغری کو صغری قرار دیکر تیسری شکل بنائین

اصل صغری ضرب اول شکل چہارم

تو وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو شکل چہارم سے نکلتا ہے مثلاً (ہر انسان حساس ہے)

عکس اصل کبری ضرب اول شکل چہارم — نتیجہ

(بعض انسان ناطق ہے) (بعض حساس ناطق ہے) یہہ وہی نتیجہ ہے کہ جو ضرب اول شکل چہارم سے نکلتا ہے یہہ دلیل ضرب اول و دوم و چہارم و پنجم مین جاری ہوتی ہے

اور ساتوین ضرب مین درصورتیکہ کبریٰ سالبہ جزئیہ مشروطہ خاصہ یا سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ ہو جاری ہو سکتی ہے اور یہہ دلیل ضرب اوّل و دوم مین تو بہرصورت جاری ہوتی ہے اور چہارم و پنجم و ہفتم کے لئے لازم نہین یعنی بعض صورت مین جاری ہوتی ہے اور بعض مین جاری نہین ہوتی +

قیاس اقترانی شرطی

قیاس شرطی اقترانی یا دو متصلون سے یا دو منفصلون سے یا حملیہ یا متصلہ سے اور یا حملیہ و منفصلہ سے اور یا متصلہ و منفصلہ سے مرکب ہوتا ہے مثالین انکی حسب تفصیل ذیل ہیں

مثال اوّل جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا اور جب دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی پس جب آفتاب نکلیگا تو دنیا روشن ہوگی -

مثال دوم - ہر عدد یا زوج ہے یا فرد اور سب زوج یا زوج الزوج ہون گے یا زوج طاق پس ہر عدد یا فرد ہے یا زوج زوج یا زوج طاق -

مثال سوم - ہرگاہ یہہ انسان ہے تو یہہ حیوان ہے اور ہر حیوان جسم ہے پس ہرگاہ یہہ انسان ہے تو جسم ہے -

مثال چہارم - ہر عدد یا زوج ہے یا فرد اور ہر زوج دو مساوی حصون پر منقسم ہے تو پس ہر عدد یا فرد ہے یا دو مساوی حصون پر منقسم ہے +

مثال پنجم - ہرگاہ یہہ انسان ہے تو حیوان ہے اور ہر حیوان یا سفید ہے یا غیر سفید تو پس ہرگاہ یہہ انسان ہے تو یا سفید ہے یا غیر سفید -

شرطی اقترانی قیاس کی بھی چارون شکلین ہوتی ہین قیاس شرطی اقترانی اگر دو متصلون سے مرکب ہے تو حد اوسط اونمین یا تمام مقدم ہے یا تمام تالی یا جزو مقدم

یا جزو تالی یا تمام مقدم یا تمام تالی ایک کا اور جزو مقدم یا جزو تالی دوسرے کا
پس اس اعتبار سے حد اوسط کی تین قسمین ہین لیکن مطبوع قسم اوّل ہے یعنی جسمین
تمام مقدم یا تمام تالی حد اوسط ہو۔ :
مثال شکل اوّل۔ (ہرگاہ اب ہے تو ج د ہے اور جب ج د ہے
تو ہ ز ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (ہرگاہ اب ہے تو ہ ز ہے)
مثال شکل دوّم (ہرگاہ اب ہے تو ج د ہے اور یہہ امر نہین ہے کہ جب ہ ز
ہو تو ج د ہو) پس نتیجہ یہہ ہوا کہ (یہہ امر نہین ہے کہ جب اب ہو تو ہ ز ہو)
مثال شکل سوم (ہرگاہ ج د ہے تو اب ہے اور ہرگاہ ج د ہے تو
ہ ز ہے) پس نتیجہ یہہ ہوا کہ (بعض وقت اگر اب ہے تو ہ ز ہے +
مثال شکل چہارم۔ (ہرگاہ ج د ہے تو اب ہے اور جب ہ ز ہے تو ج د
ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (بعض وقت اگر اب ہے تو ہ ز ہے) +
جو شرائط انتاج اشکال اربعہ حملیات مین ہین وہ ان مین بھی ہین اور جو ضربین منتج
اور کلی ہین انکی بھی ہین لیکن شکل چہارم کی تین پچھلی ضربین ان مین معتبر نہین ہین
اور جو حال کہ نتیجہ حملیات کا درباب کمیت اور کیفیت کے ہے وہی انکے نتیجون کا
ہے مثلاً ضرب اوّل شکل اول کا نتیجہ موجبہ کلیہ اور ضرب اوّل شکل دوم کا سالبہ
کلیہ ان مین اور اون مین یکسان ہوتا ہے اور اگر دونو مقدمات لزومیہ ہون
تو نتیجہ لزومیہ اور اگر دونو اتفاقیہ ہون تو نتیجہ اتفاقیہ ہوتا ہے۔
اور اگر قیاس شرطی اقترانی دو منفصلون سے مرکب ہے تو اوسکی بھی
وہی تین قسمین باعتبار حد اوسط کے ہین جنکا ذکر ابھی کیا ہے مگر مطبوع

وہ ہے کہ جسمین حد اوسط جزء مقدم یا جزء تالی ہوا ور شرط انتاج اسمین
یہہ ہے کہ دونو مقدمات موجبہ ہون اور ایک اِن دونومین کلیہ ہوا ور دونو
یہ مانعۃ الخلو صادق آتا ہو یا دونو مانعۃ الخلو ہون یا دونو حقیقیہ ہون یا
ایک حقیقیہ اور دوسرا مانعۃ الخلو ہو مثلاً کہا جاے کہ (ہمیشہ یا کل اب
ہے یا کل ح د ہے اور ہمیشہ یا کل ء ہ ہے یا ء ر ہے) تو اسمین ء
جو جزء مقدم و تالی کا ہے حد اوسط ہے اور نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ (ہمیشہ یا کل
اب ہے یا کل ح ہ ہے یا ء ر ہے) اسلیے کہ صدق مانعۃ الخلو کے لیے
لازم ہے کہ ہر ایک منفصلہ کا ایک جزء واقع ہوا ور دوسرا غیر واقع پس اگر
پہلے منفصلہ کا پہلا جزء یعنی اب واقع ہو تو یہہ نتیجہ کا پہلا جزء ہے اور اگر
دوسرا جزء پہلی منفصلہ یعنی ح ء واقع ہو تو اوسکے ساتھہ یا پہلا جزء دوسری منفصلہ کا
واقع ہوگا یعنی ء ہ یا دوسرا جزء دوسری منفصلہ کا یعنی ء ر صورت اول مین یعنی
جب ء ہ اوسکے ساتھہ واقع ہو تو یہہ قیاس منتظم ہوتا ہے کہ (کل ح ء ہے اور
کل ء ہ ہے) اور نتیجہ اسکا یہہ حاصل ہوتا ہے کہ (کل ح ہ ہے) پس یہہ نتیجہ دوسرا جزء
قیاس شرطی اقترانی کا ہے اور صورت دوم مین یعنی جب ء اوسکے ساتھہ
واقع ہو تو تیسرا جزء نتیجہ قیاس شرطی اقترانی کا جو ء ر ہے صادق آتا ہے
بحسب طرفین مشارکین اس قسم کے قیاس مین بھی چارون شکلین ہوتی ہین
اور جو شرطین نتیجہ دینے کی حملیات مین معتبر ہین طرفین مشارکین مین معتبر ہین
مثال شکل اول کی ابھی مذکور ہوئی اور مثال شکل دوم کی یہہ ہے کہ (ہمیشہ
یا کل اب ہے یا کل ج د ہے) اور ہمیشہ یا کوئی ہ ر نہین ہے اور

یا ہر ع ر ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کوئی ح ہ نہین یا کل ع ر ہے۔
اور مثال شکل سوم کی یہہ ہے کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کل ح ء ہے] اور ہمیشہ یا کل ح ہ ہے یا کل ع ر ہے) اور نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا بعض ء ہ ہے یا کل ع ر ہے)۔
اور مثال شکل چہارم کی یہہ ہے کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا کل ح ء ہے اور ہمیشہ یا کل ہ ح ہے یا کل ع ر ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کل اب ہے یا بعض ء ہ یا کل ع ر ہے۔
اور قیاس شرطی اقترانی اگر حملیہ اور متصلہ سے مرکب ہو تو اوسمین یا تو صغری حملیہ ہوگا یا کبری اور بہر حال دوسرے قضیہ متصلہ کا مقدم یا تالی کبری مین یا صغری مین شامل ہوگا تو پس چار قسمین اسکی ہوئین مگر ایسے قیاس کی وہ قسم مطبوع ہے کہ جسمین کبری حملیہ ہو اور قضیہ متصلہ کا تالی کبری مین شامل ہو اور نتیجہ دینے کے لئے متصلہ کا موجبہ ہونا لازم ہے اور جو نتیجہ اس سے حاصل ہوگا ایسا متصلہ ہوگا کہ جسمین اصل قضیہ متصلہ کا مقدم مقدم ہوگا اور جو نتیجہ کہ اصل متصلہ کی تالی اور اصل قضیہ حملیہ کی تالیف سے نکلتا ہے وہ نتیجہ حاصلہ کا تالی ہوگا مثلاً کہین کہ جب اب ہے تو ح ء ہے اور کل ء ہ ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ (جب اب ہے تو ح ہ ہے اب جو اصل قضیہ متصلہ کا مقدم ہے وہ اس نتیجہ کا بھی مقدم ہے اور جو نتیجہ کہ ح ء اور ء ہ کی تالیف سے حاصل ہوتا ہے یعنی ح ہ وہ اس نتیجہ کا تالی ہے ایسے قیاس کی چارون شکلین باعتبار

مشارکۃ تالی و حملیہ کے منعقد ہوتے ہین اور تالی اور حملیہ مین اون شرائط کا ہونا
لازم ہے کہ جو انتاج کے لیے حملیتین مین مقرر ہین مثال شکل اول تو ابھی مذکور
ہوئی اور مثال شکل دوم کی یہہ ہے کہ (جب اب ہے تو ح د ہے [اور کوئی
ہ د نہین) نتیجہ اسکا وہی ہوا جو شکل اوّل کا ہے یعنی (جب اب ہے تو ح ہ
ہے) ۔
اور مثال شکل سوم کی یہہ ہے کہ (جب اب ہے تو د ح ہے [اور کوئی د ہ
نہین) اور نتیجہ اسکا بھی وہی ہے جو شکل اول کا ہے ۔
اور مثال شکل چہارم کی یہہ ہے کہ (جب اب ہے تو د ح ہے [اور کل ہ د
ہے) نتیجہ اسکا بھی مثل نتیجہ شکل اوّل کے ہے ۔
اور اگر قیاس شرطی اقترانی حملیہ اور منفصلہ سے مرکب ہو تو اوسکی تین قسمین ہین اسلیے
یا قضایا ء حملیہ شمار مین اجزاء منفصلہ کی برابر ہون گی یا کم یا زیادہ لیکن مطبوع
وہ دو قسمین ہین کہ جنمین برابر ہون یا کم اور اگر شمار مین قضایا حملیہ اجزاء منفصلہ
کے برابر ہون تو اوسکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین نتیجہ بعد تالیف حملیات مع
اجزاء انفصال واحد ہوتا ہے ۔ دوم وہ کہ جسمین نتیجہ بعد تالیف مذکور مختلف ہوتا
ہے اور جسمین نتیجہ واحد ہوتا ہے اوسمین شرط یہہ ہے کہ منفصلہ موجبہ مانعۃ الجمع
یا حقیقیہ ہو مثلاً (کل ح یا ب ہے یا د ہے یا ہ ہے اور کل ب ط ہے
اور کل د ط ہے اور کل ہ ط ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ کل ح ط ہے)
اور جب نتایج تالیفات مختلف ہون تو لازم ہے کہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہو مثلاً (کل
ح یا ب ہے یا د ہے یا ہ ہے اور کل ب ح ہے اور کل د ط ہے

اور کُل ہ ر ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ (کُل ر ح یا ح ہے یا ط یا ر ہے) اور
اگر شمار مین قضایا رحملیہ اجزاء منفصلہ سے کم ہون تو لازم ہے کہ حملیہ واحد ہو
اور منفصلہ کے دو جزو ہون اور مانعۃ الخلو ہو اور حملیہ ایک کا اون دونو جزؤن
مین سے مشارک ہو مثلاً (یا کُل ا ط ہے یا کُل ح ب ہے] اور کُل ب ۂ
ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (یا کُل ا ط ہے یا کُل ح د ہے) اسلئے کہ جب منفصلہ
مانعۃ الخلو ہے تو اوسکے ایک جزو کا صادق آنا واجب ہے پس اگر جزو غیر مشارک
واقع ہو تو وہ نتیجہ کا ایک جزو ہوگا اور اگر جزو مشارک واقع ہو تو جو نتیجہ حملیہ اور
اوس جزو کی تالیف سے حاصل ہوتا ہے وہ جزو نتیجہ حاصلہ اس قضیہ کا ہوگا
یعنی ح د ۔

اور اگر قیاس شرطی اقترانی متصلہ اور منفصلہ سے مرکب ہو تو اوسکی تین قسمین
ہین اسلئے کہ یا تو کسی جزو تام مین وہ دونو شریک ہون گے یا جزو غیر تام مین یا
جزو مشترک ایک کا جزو تام ہوگا اور دوسرے کا جزو غیر تام اور پھر انکی اور
قسمین ہین اسلئے کہ قضیہ متصلہ قیاس مذکور مین یا صغری ہوگا یا کبری لیکن مطبوع
وہ ہے کہ جسمین متصلہ صغری اور منفصلہ کبری موجبہ ہوا در صورتیکہ جزو تام
مین دونو مقدمات شریک ہون تو منفصلہ یا مانعۃ الجمع ہوگا یا مانعۃ الخلو مثال
مانعۃ الجمع کی یہہ ہے کہ (جب اب ہے تو ح د ہے] اور ہمیشہ یا کبھی یا تو
ح د ہے یا ہ ز ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ (ہمیشہ یا کبھی یا تو اب ہے یا
ہ ز ہے) اسلئے کہ ح د اب کے لئے لازم ہے اور ہ ز ح د کے ساتھہ
ہمیشہ یا کبھی جمع نہین ہو سکتا تو پس ہ ز اب کے ساتھہ بھی جمع نہین ہو سکتا

اور ایسی مثال منفصلہ کو مانعۃ الخلو فرض کرین تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ (کبھی ایسا ہو سکتا ہے
کہ جب اب ہنو تو ہ ز ہو) اسلیے کہ نقیض ج د جو اوسط ہے اب کی نقیض
اور خود ہ ز کو لازم ہے اور دلیل اس بات کی کہ نقیض ج د کی نقیض اب کو
لازم ہے یہہ ہے کہ لازم کی نقیض ملزوم کی نقیض کو لازم ہے اور دلیل اس بات کی
کہ نقیض ج د خود ہ ز کو لازم ہے یہہ ہے کہ ج د کو اور ہ ز کو مانعۃ الخلو فرض
کیا ہے اور ایسی صورت مین یعنی جبکہ مانعۃ الخلو ہو نقیض ہر واحد کی خود دوسریکو
لازم ہے اور جبکہ نقیض اوسط یعنی ج د کے نتیجہ کی دونو طرفون کو لازم ہے تو
شکل ثالث سے وہی نتیجہ نکلیگا کہ جو مطلوب ہے یعنی یہہ کہ (نقیض اب کبھی خود
ہ ز کو لازم ہے) اور شکل ثالث اسطرح بنتی ہے کہ (جب نقیض اوسط ثابت ہوگی
تو طرف اوّل نتیجہ کی ثابت ہوگی یعنی (اب نہین)] اور جب کہ نقیض اوسکی ثابت
ہوگی طرف دوم نتیجہ کی ثابت ہوگی یعنی ہ ز ہے) اور نتیجہ اس شکل ثالث کا یہہ
نکلتا ہے کہ (طرف اوّل نتیجہ یعنی نقیض اب کبھی خود طرف دوم نتیجہ کو یعنی ہ ز کو
لازم ہے) اور درصورتیکہ دونو مقدمات جزء غیر تام مین شریک ہون تو چاہیئے
کہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہو مثلاً (جب اب ہے تو کل ج د ہے] اور ہمیشہ یا کل
د ہ ہے یا د ز ہے) نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ (جب اب ہوگا تو یا کل ج ہ
ہوگا یا ع ر) اسلیے کہ جب اب کو فرض کرین تو ج د ہوگا اور قضیہ منفصلہ
سے یا کل ع ہ واقع ہوگا یا ع ر پس اگر ع ہ واقع ہوگا تو درصورت ہونے
اب کے کل ج د اور کل ہ د ہوگا اور اس امر سے کہ کل ج د ہے اور
کل د ہ یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کل ج ہ ہے اور ہرگاہ ع ر واقع ہوگا تو درصورت

ہونے اب کے یا کُل ج ہ یا ء ر ہوگا +

قیاس استثنائی

لازم ہے کہ قیاس استثنائی مین پہلا قضیہ شرطیہ لزومیہ ہو یا عنادیہ اور دوسرا ایسا حملیہ ہو کہ جسمین جزو اوّل یعنی قضیہ شرطیہ کے مقدم یا تالی کو یا نقیض مقدم یا تالی کو مستثنی کیا ہو مثلاً کہا جائے کہ (جب آفتاب نکلیگا تو دن موجود ہوگا لیکن دن موجود نہین پس آفتاب نہین نکلا) یا یہہ کہ جب آفتاب نکلیگا تو دن موجود ہوگا لیکن آفتاب نکلا ہے تو پس دن موجود ہے)

قیاس استثنائی مین قضیہ شرطیہ متصلہ ہو تو استثناء مقدم سے نتیجہ وہی نکلیگا جو اوسی قضیہ شرطیہ متصلہ کا تالی ہو مثلاً کہا جاے کہ (اگر یہہ چیز انسان ہے تو حیوان ہے لیکن یہہ انسان ہے تو نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ حیوان ہے) اور استثناء نقیض تالی سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ مقدم کا نقیض ہوتا ہے مثلاً کہا جاے کہ (اگر یہہ چیز انسان ہے تو حیوان ہے لیکن یہہ حیوان نہین تو نتیجہ یہہ ہوا کہ یہہ انسان نہین اور نقیض مقدم اور خود تالی کے مستثنی کرنے سے کچھ نتیجہ نہین نکلتا اسلئے کہ مقدم ملزوم ہے اور تالی لازم اور ممکن ہے کہ ملزوم خاص ہو اور لازم عام پس خاص کے نفی سے عام کی نفی اور عام کے ثبوت سے خاص کا ثبوت لازم نہین +

اور اگر قیاس استثنائی مین قضیہ شرطیہ منفصلہ ہو استثناء ہر ایک کا دونو اجزاء سے وہ نتیجہ دیگا کہ جو نقیض ہو دوسرے جزو کا مثلاً کہا جاے کہ (یہہ عدد یا جفت ہے یا طاق ہے لیکن جفت ہے تو نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ یہہ طاق

ہنین) اسمین (جفت) ایک جزو کو مستثنی کیا ہے تو (طاق) کی نقیض یعنی (یہہ طاق ہنین) نتیجہ نکلتا ہے اور اگر طاق کو مستثنی کرتے تو نتیجہ یہہ نکلتا کہ (جفت ہنین) اور اگر کسی جزو کی نقیض کو مستثنی کرین تو نتیجہ بعینہ دوسرا جزو ہوگا مثلاً مثال مذکور مین اگر کہین کہ (جفت ہنین)* تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ (طاق ہے) اور اگر کہین کہ (طاق ہنین) تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ (جفت ہے) -

اور اگر قیاس کا جزو اوّل قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الجمع ہو تو مقدم کے مستثنی کرنے سے جو نتیجہ نکلیگا وہ نقیض تالی ہوگا مثلاً کہا جاے کہ (یہہ چیز شجر ہے یا حجر لیکن شجر ہے) تو یہہ نتیجہ ہوگا کہ (یہہ حجر ہنین) اور اگر کہا جائے کہ (حجر ہے) تو یہہ نتیجہ ہوگا کہ (یہہ شجر ہنین) اور اگر قیاس کا جزو اوّل قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہو تو نقیض مقدم کے مستثنی کرنے سے جو نتیجہ نکلیگا وہ بعینہ تالی ہوگا مثلاً کہا جائے کہ (زید پانی مین ہے یا تیرتا ہنین ہے لیکن زید پانی مین ہنین ہے) تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ (تیرتا ہنین) اور نقیض تالی کے مستثنی کرنے سے جو نتیجہ نکلے گا وہ بعینہ مقدم ہوگا مثلاً اسی مثال مین جو ابھی بیان ہوئی اگر کہین کہ (لیکن تیرتا ہے) تو نتیجہ یہہ نکلیگا کہ (زید پانی مین ہے) قیاس استثنائی کو قیاس خلف بھی کہتے ہین یعنی وہ قیاس کہ جسمین ابطال نقیض مطلوب سے مطلوب کو ثابت کرتے ہین اور قیاس خلف قیاس واحد ہنین ہوتا کم سے کم دو قیاس سے مرکب ہوتا ہے کہ ایک اون مین سے اقترانی شرطی ہو اور دوسرا استثنائی متصل مثلاً کہین کہ (اگر مطلوب ثابت ہنین تو نقیض مطلوب ثابت ہوگی اور ہر گاہ نقیض مطلوب ثابت ہو تو محال ثابت ہوگا) تو یہہ نتیجہ

نکلیگا کہ (مطلوب ثابت نہو تو محال ثابت ہوگا) لیکن محال ثابت نہین تو پس مطلوب ثابت ہے اسلئے کہ وہ نقیض مقدم ہے *

قیاس کی قسمین باعتبار مادہ کے پانچ ہین *

برہانی وجدلی وخطابی ومشعری وسفسطی *

قیاس برہانی مقدمات یقینیہ سے مرکب ہوتا ہے اور اوسکا نتیجہ بھی یقینی ہوتا ہے اور مقدمات یقینیہ کی چھہ قسمین ہین اولیات ومشاہدات وتجربیات وحدسیات و متواترات وفطریات۔ اولیات اونکو کہتے ہین کہ جن مین فقط موضوع ومحمول کے تصور کرنے سے نسبت حکمیہ کا یقین حاصل ہوجاوے مثلاً کہا جائے کہ (ایک دو کا نصف ہے) تو مجرد ایک اور دو کے تصور سے اس بات کا یقین حاصل ہوگا کہ ایک دو کا نصف ہے مشاہدات وہ ہین کہ جنکا یقین بواسطہ حس باطنی یا ظاہری کے ہوجاوے پس اگر بواسطہ حس باطنی کے یقین ہو تو وجدانی ہے اور اگر بواسطہ حس ظاہری کے ہو تو حسی ہے مثلاً اس بات کا یقین کہ آگ جلانے والی ہے حس ظاہری سے حاصل ہوتا ہے اور اس امر کا کہ خوف ہے یا خوشی ہے ہر انسان کو خود حس باطنی سے یقین ہوجاتا ہے تجربیات وہ ہین کہ جنکا یقین آزمایش یعنی تکرار مشاہدہ خواص اشیاء مین جو بعد استعمال ظاہر ہو حاصل ہوتا ہے مثلاً سقمونیا کو جب استعمال کیا تو یہی پایا کہ وہ مسہل ہے تو یقین ہوگیا کہ سقمونیا مسہل ہے حدسیات وہ ہین کہ جنکا یقین بسبب معلوم ہونے کسی دوسرے امر کے جو اون سے متعلق ہو بقرائن فوراً ہوجاوے مثلاً اوضاع تشکل قمر بعد وقرب شمس پر لحاظ کرنے سے یقین اس بات کا فوراً ہوجاتا ہے کہ شمس کے نور سے قمر منور ہے نہ بذاتہ اور تجربہ اور حدس مین

یہہ فرق ہے کہ تجربہ بعد استعمال کے حاصل ہوتا ہے اور حدس مین استعمال کی ضرورت نہین +

متواترات وہ ہین کہ جنکا یقین بسبب شہادت اون لوگون کی حاصل ہو کہ جنکا باتفاق جھوٹ بولنا باور نہو سکتا ہو مثلاً جب متواتر ایک جماعت معتبر سے سنا کہ لندن ملک فرنگ مین ایک بڑا شہر ہے تو یقین حاصل ہو گیا کہ لندن ملک فرنگ مین ایک بڑا شہر ہے

فطریات وہ ہین کہ جنکا یقین ایک ایسے واسطے سے ہوتا ہے کہ وقت تصور حدود موضوع و محمول وہ ذہن سے غائب نہین ہوتا مثلاً جب کہا جائے کہ (چار جفت) تو چار اور جفت کی حدود تصور کرتے ہی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ چار جفت ہے اسلئے کہ چار اور جفت کے تصور کے وقت ذہن مین یہہ بات آجاتی ہے کہ چار دو مساوی حصون مین منقسم ہوتا ہے۔ برہان کی دو قسمین اور بھی ہین ایک لمی دوسرا انی - لمی وہ ہے کہ جسمین حد اوسط حکم کے لئے علت ذہناً متصور ہو اور درحقیقت بھی ہو مثلاً کہا جائے کہ (اس لکڑی مین آگ لگی ہے اور جسمین آگ لگی ہو وہ جلی ہوئی ہے تو پس یہہ لکڑی جلی ہوئی ہے) تو آگ کا لگنا جلی ہوئی ہونے کے لیے ذہن مین بھی علت ہے اور حقیقت مین بھی یعنی خارج مین بھی اور انی وہ ہے کہ جسمین حد اوسط حکم کے لئے فقط ذہن مین علت متصور ہو نہ درحقیقت مثلاً کہا جائے کہ (یہہ لکڑی جلی ہوئی ہے اور جو جلا ہوا وسمین آگ لگی ہوتی ہے پس اسمین آگ لگی ہے) تو اس صورت مین جلا ہوا آگ لگنے کے لئے ذہن مین علت ہے یعنی فقط اس بات کے لئے کہ محمول موضوع کے لئے ثابت ہے نہ درحقیقت اسلئے کہ آگ کا لگنا جلنے کے لئے علت ہے نہ جلنا آگ لگنے کے لئے +

بعض نے لمی اور انی کی تعریف یہہ کی ہے کہ جب علت سے معلول کو ثابت کرین تو برہان لمی ہے اور جب معلول سے علت کو ثابت کرین تو برہان انی ہے —

قیاس جدلی وہ ہے کہ جو مقدمات غیر یقینیہ سے جو مشہور یا مسلمہ ہون مرکب ہوا ور قضیہ مشہورہ اوسکو کہتے ہین کہ جن پر سب کا یا کسی قوم خاص کا اتفاق ہو مثلاً زنا بد ہے یا احسان خوب ہے اور قضیہ مسلمہ اوسکو کہ جسکو خصم وقت مناظرہ کے قبول کرلے یا کسی علم مین ثابت کیا گیا ہوا ور پھر دوسرے علم مین اوسکو تسلیم کر لیا ہو

قیاس خطابی وہ ہے کہ جو مقدمات مقبولہ اور مظنونہ سے مرکب ہو مقدمہ مقبولہ وہ ہے کہ جسکو کسی گروہ نے اپنے نبی یا مرشد کے فرمانے سے قبول کرلیا ہو اور مقدمہ مظنونہ وہ ہے کہ جو بظن غالب صحیح متصور ہو +

قیاس شعری وہ ہے کہ جو مخیلات سے مرکب ہو مخیلات سے وہ قضایا مراد ہین کہ جنکے سننے سے نفس کو خوشی یا رغبت کسی چیز کی طرف یا کسی طرح کا خوف ہو مثلاً کسی عاشق سے کہا جائے کہ (تیرا معشوق تیرے پاس آنے کو ہے) تو اوسکو مسرت حاصل ہو اور اگر اوس سے کہا جائے کہ معشوق تیرا ناخوش ہے تو مغموم ہو جائیگا +

قیاس سفسطی وہ ہے کہ جو وہمیات اور مقدمات کاذبہ شبیہ بحق سے مرکب ہو — وہمیات وہ قضایا ہین کہ جو وہم پر مبنی ہون یعنی کوئی شخص حکم غیر محسوسات پر مثل محسوسات کرے مثلاً بلحاظ اسکے کہ جو شئے دکھائی دیتی ہے وہ کسی مکان مین ہے یہہ کہے کہ جو چیز موجود ہے وہ کسی مکان مین ہے تو یہہ امر وہمی ہے اسلئے کہ واجب الوجود موجود ہے مگر اوسکے لئے کوئی مکان معین نہین اور مقدمات کاذبہ شبیہ بحق وہ ہین کہ جو سچے قضیون کی مانند ظاہر مین معلوم ہوتی ہون مثلاً

کہا جائے کہ (ہر انسان بشر ہے اور ہر بشر ضحاک ہے پس ہر انسان ضحاک ہے) یا یہہ کہ تصویر گھوڑے کی جو اس دیوار پر ہے گھوڑا ہے اور گھوڑا ہنہناتا ہے تو یہہ تصویر بھی ہنہناتی ہے +

الف ضربین چارون شکلون کی جو نتیجہ دیتی ہین متعلقہ صفحہ ۳۶

نمبر شکل	نمبر ضرب	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ
۱	۱	ہر انسان حیوان ہے	ہر حیوان جسم ہے	ہر انسان جسم ہے
	۲	ہر انسان حیوان ہے	کوئی حیوان پتھر نہین	کوئی انسان پتھر نہین
	۳	بعض حیوان انسان ہے	ہر انسان ناطق ہے	بعض حیوان ناطق ہے
	۴	بعض حیوان انسان ہے	کوئی انسان حمار نہین	بعض حیوان حمار نہین
۲	۱	ہر انسان حیوان ہے	کوئی پتھر حیوان نہین	کوئی انسان پتھر نہین
	۲	کوئی پتھر انسان نہین	ہر ناطق انسان ہے	کوئی پتھر ناطق نہین
	۳	بعض حیوان انسان ہے	کوئی پتھر انسان نہین ہے	بعض حیوان پتھر نہین
	۴	بعض حیوان انسان نہین ہے	ہر ناطق انسان ہے	بعض حیوان ناطق نہین

نمبر شکل	نمبر ضرب	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ
۳	۱	ہر انسان حیوان ہے	ہر انسان ناطق ہے	بعض حیوان ناطق ہے
	۲	ہر انسان حیوان ہے	بعض انسان کاتب ہے	بعض حیوان کاتب ہے
	۳	بعض حیوان انسان ہے	ہر حیوان متنفس ہے	بعض انسان متنفس ہے
	۴	ہر انسان حیوان ہے	کوئی انسان پتھر نہین	بعض حیوان پتھر نہین
	۵	بعض حیوان انسان ہے	کوئی انسان فرس نہین	بعض حیوان فرس نہین
	۶	ہر حیوان جسم ہے	بعض حیوان ہنسنے والا نہین	بعض جسم ہنسنے والا نہین
۴	۱	ہر انسان حسّاس ہے	ہر ناطق انسان ہے	بعض حساس ناطق ہے
	۲	ہر انسان حیوان ہے	بعض حساس انسان ہے	بعض حیوان حساس ہے
	۳	کوئی حیوان پتھر نہین	ہر حسّاس حیوان ہے	کوئی پتھر حساس نہین
	۴	ہر انسان حیوان ہے	کوئی پتھر انسان نہین	بعض حیوان پتھر نہین
	۵	بعض حیوان انسان ہے	کوئی پتھر حیوان نہین	بعض انسان پتھر نہین
	۶	بعض حیوان انسان نہین	ہر کاتب حیوان ہے	بعض انسان کاتب نہین
	۷	ہر انسان جسم ہے	بعض حیوان انسان نہین	بعض جسم حیوان نہین
	۸	کوئی انسان پتھر نہین	بعض حیوان انسان ہے	بعض پتھر حیوان نہین

ب - متعلق صفحہ ۳۱ ضربیں پہلی شکل کی مع نتائج

صغریٰ کبریٰ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	ضروریہ	دائمہ	ضروریہ لادائمہ	دائمہ لادائمہ
دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ لادائمہ	دائمہ لادائمہ
مشروطہ عامہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
مشروطہ خاصہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
عرفیہ خاصہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
وجودیہ لادائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
وجودیہ لاضروریہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
وقتیہ	وقتیہ مطلقہ	وقتیہ مطلقہ	وقتیہ مطلقہ لادائمہ	وقتیہ مطلقہ لادائمہ
منتشرہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ لادائمہ	منتشرہ مطلقہ لادائمہ

ج - متعلق صفحہ ۲۳ - دوسری شکل کی ضربیں مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	مشروطہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ خاصہ
مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
مشروطہ خاصہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
عرفیہ خاصہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لادائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لاضروریہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وقتیہ	مطلقہ وقتیہ	مطلقہ وقتیہ	مطلقہ وقتیہ	مطلقہ وقتیہ
منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ	منتشرہ مطلقہ
ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ	+	+
ممکنہ خاصہ	ممکنہ عامہ	ممکنہ عامہ	+	+

عہ - متعلق صفحہ ۳۷ تیسری شکل کی ضربیں مع نتائج

صغریٰ کبریٰ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
مشروطہ عامہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
عرفیہ عامہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
مشروطہ خاصہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
عرفیہ خاصہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ لادائمہ	حینیہ لادائمہ
مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
وجودیہ لادائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
وجودیہ لاضروریہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
وقتیہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ
منتشرہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لادائمہ

۸ - متعلق صفحہ ۳۷ ضربیں پہلی اور دوسری شکل چہارم کی مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لا ضروریہ	وجودیہ لا دائمہ	وقتیہ	منتشرہ
ضروریہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ
دائمہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ
مشروطہ عامہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	حینیہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
عرفیہ عامہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	مطلقہ حینیہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
مشروطہ خاصہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
عرفیہ خاصہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	مطلقہ حینیہ لا دائمہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
مطلقہ عامہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
وجودیہ لا دائمہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
وجودیہ لا ضروریہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
وقتیہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	مطلقہ عامہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ
منتشرہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ	عامہ مطلقہ

و۔ متعلق صفحہ ۳۷ ضرب سوم شکل چہارم مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	مطلقہ عامہ	وجودیہ لادائمہ	وجودیہ لاضروریہ	وقتیہ	منتشرہ
ضروریہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ
دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ	دائمہ
مشروطہ عامہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	•	•	•	•	•
عرفیہ عامہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	•	•	•	•	•
مشروطہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	•	•	•	•	•
عرفیہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	عرفیہ جزئیہ لادائمہ	•	•	•	•	•
•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•

ز ـ متعلق صفحہ ۳۱ ضرب چہارم و پنجم شکل چہارم مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
دائمہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مشروطہ عامہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
عرفیہ عامہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مشروطہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
عرفیہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ	حینیہ مطلقہ
مطلقہ عامہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لادائمہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وجودیہ لاضروریہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
وقتیہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ
منتشرہ	دائمہ	دائمہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ	مطلقہ عامہ

ح ـ متعلق صفحہ ۳۷ ضرب چھٹی چوتھی شکل کی مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
مشروطہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ
عرفیہ خاصہ	دائمہ	دائمہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ	عرفیہ عامہ

ط ـ متعلق صفحہ ۳۷ ساتویں ضرب چوتھی شکل کی مع نتائج

صغریٰ / کبریٰ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
ضروریہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
دائمہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مشروطہ عامہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مشروطہ خاصہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
عرفیہ عامہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
عرفیہ خاصہ	حینیہ لا دائمہ	حینیہ لا دائمہ
مطلقہ عامہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وجودیہ لا ضروریہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
وقتیہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ
منتشرہ	وجودیہ لا دائمہ	وجودیہ لا دائمہ

ی ۔ متعلق صفحہ ۳۷ آٹھوین ضرب چوتھی شکل کی مع نتائج

صغریٰ کبریٰ	ضروریہ	دائمہ	مشروطہ عامہ	عرفیہ عامہ	مشروطہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
مشروطہ خاصہ	ضروریہ لادائمہ	دائمہ لادائمہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ
عرفیہ خاصہ	دائمہ لادائمہ	دائمہ لادائمہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ	عرفیہ خاصہ

بالخیر